رجسٹرڈ ایل نمبر ۷

فہرست مضامین

نمبر ۱۵ قادیان دارالامان مورخہ ۳۰ - اپریل ۱۹۰۶ء مطابق ۵ - ربیع الاول ۱۳۲۴ھ جلد ۱۰

تازہ الہامات و رؤیاء

۲۷ - اپریل ۱۹۰۶ء - (۱) ربّ لا تضیع عمری و عمرها واحفظنی من کلّ آفة ترسل الیّ -

ترجمہ - اے رب میری اور اسکی عمر کو ضائع نہ کریو اور مجھے ان تمام آفات سے محفوظ فرمائیو - جو میری طرف بھیجے جاویں

(۲) انّه نازل من السماء ما یغنیك

ترجمہ تحقیق خدا آسمان سے وہ چیز اتارنے والا ہے جو تجھے غنی کر دے گی -

(۳) اریك ما یرضیك

ترجمہ - تجھے وہ چیز دکھلاؤں گا - جو تجھے خوش کر دیگی

(۴) عندی حسنة هی خیر من جبل -

ترجمہ - میرے پاس بھلائی ہے جو پہاڑ سے بہتر ہے -

(۵) الم تعلم ان الله علیٰ کل شیء قدیر -

ترجمہ - کیا تو نہیں جانتا - کہ اللہ تعالےٰ ہر چیز پر قادر ہے -

(۶) "آسمان سے دودھ اترا ہے محفوظ رکھو"

۲۸ - اپریل ۱۹۰۶ء - (۱) "تیری خوش زندگی کا سامان ہو گیا ہے"

(۲) الله خیر من کلّ شیء -

ترجمہ - اللہ تعالےٰ ہر چیز سے بہتر ہے -

۲۹ اپریل ۱۹۰۶ء (۱) "دشمن کا بھی ایک وار نکلا"

(۲) وتلك الایام نداولها بین الناس -

ترجمہ - یہ دن (خوشی وغم یا فتح یا شکست کے) ہم (نوبت بہ نوبت) لوگوں میں پھرا کرتے ہیں -

لغات القرآن

سید عبد الحی عرب نے مندرجہ بالا نام کی ایک کتاب لکھی ہے جسکا پہلا حصّہ چھپکر شائع ہو گیا ہے اسکی قیمت ۸/۱۲ علاوہ محصول ڈاک کے ہے - قرآن کریم کی خدمت جس رنگ میں بھی کیجاوے وہ ایک پسندیدہ اور قابل قدر چیز ہے - عرب صاحب نے اس کتاب کو عربی زبان میں لکھا ہے اور بالمقابل اردو ترجمہ مولوی سید سرور شاہ صاحب نے کیا ہے - اگر کتاب صرف اردو میں ہوتی تو اتنی ضخیم نہ ہوتی - لیکن قرآن کریم کی عظمت کے لحاظ سے عربی زبان میں اسکا ہونا ہی مفید شے ہے اس سے طالب علم نہ صرف قرآن کریم کے لغات کے سمجھنے کا فائدہ اٹھائیگا بلکہ عربی زبان کی مہارت بھی حاصل کر سکیگا - بزرگان ملت نے اس کتاب کو پسند فرمایا ہے اور میری اپنی یہ رائے ہے کہ اس قسم کی کتابوں کی بہت قدر کرنی چاہیے تاکہ قرآن کریم کی اشاعت اور اسکی خدمت کا جوش دلوں میں پیدا ہووے اور اسکی عظمت و شان کا اظہار ہو -

دارالامان کا ہفتہ

(۱) حضرت حجة اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام آپ کے اہل بیت اور خدام بحمد اللہ خیریت سے ہیں -

(۲) سید عظیم الدین صاحب پلیڈر عثمان آباد (دکن) کئی دنوں سے سعادت اندوز ہیں - اپنے اہل و عیال سمیت ایک لمبا سفر کر کے محض ابتغاء لوجہ اللہ حاضر ہوئے ہیں اللہ تعالےٰ انہیں اپنے مقاصد میں بامراد کرے -

(۳) لاہور سے جناب شیخ رحمت اللہ صاحب - خواجہ کمال الدین صاحب - میاں معراج الدین عمر اور منشی روشن الدین صاحب سٹیشن ماسٹر مردان سے مولوی غلام رسول صاحب راجیکے ضلع گجرات سے خصوصیت سے آنے والوں میں قابل ذکر ہیں

سر پرستان الحکم اطلاع دیں

عرصہ سے اکثر احباب جنکو الحکم کی بہتری اور ترقی کے ساتھ خاص دلچسپی ہے مجھے الحکم کی موجودہ بڑی تقطیع کو اصل تقطیع فل سکیپ کیصورت میں تبدیل کر دینے کا مشورہ دیتے ہیں - اس لحاظ سے کہ یہ تقطیع بڑی اور مضامین زیادہ سما سکتے ہیں میں پسند کرتا ہوں مگر اس میں شک نہیں کہ بڑی تقطیع کیوجہ سے چھپائی میں بعض نقص ضرور رہ جاتے ہیں لہذا اگر سر پرستان الحکم کو اعتراض نہ ہو تو یکم جولائی سے اصل تقطیع کیصورت میں تبدیل کر دیا جاوے - صرف وہ احباب اطلاع دیں جنہیں اعتراض ہو -

وی پی

مطبع کی طرف سے جاری ہو رہے ہیں +

درخواست نماز جنازہ غائب

میاں احمد حسن صاحب کاٹھ گڑھ والے چندیوم ہوئے فوت ہو گئے ہیں - لہذا جماعت احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھا جائے -

اطلاع

اخبار سب خریداران کے نام وقت مقررہ پر دفتر سے روانہ ہوتا ہے - جس صاحب کو کوئی پرچہ نہ ملے اسکو چاہیئے کہ جو پرچہ نہیں پہونچا وہ پرچہ اخبار کی اگلی اشاعت تک طلب کریں ورنہ بعد میں وہ پرچہ مطلوبہ نہیں ملے گا - منیجر -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ایک تازہ پیشگوئی

۲۹-اپریل ۱۹۰۶ء روز یکشنبہ

الہام الٰہی:- دشمن کا بھی ایک وار نکلا۔

وتلک الایام نداولہا بین الناس

یعنی کوئی ایسا امر ہے جو خدا کی طرف سے ہماری نسبت یا ہماری جماعت کے کسی فرد کی نسبت صادر ہوگا۔ جس سے دشمن خوش ہو جائے گا اور وہ امر ہے وہ خدا کی طرف سے ہوگا۔ یا دشمن کا اسمیں کچھ دخل ہوگا اور پھر خدا فرماتا ہے کہ یہ دن خوشی اور غم یا فتح اور شکست کی ہم نوبت بہ نوبت لوگوں میں پھیرا کرتے ہیں بعض وقت خوشی اور فتح خدا کی جماعت کو ملتی ہے اور دشمن ذلیل اور شرمسار ہو جاتے ہیں جیساکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں بدر کی لڑائی میں ہوا کہ کفار کو سخت شکست آئی اور نامی افسر اور سرگروہ ان کی فوج کے اسی لڑائی میں مارے گئے جیساکہ ابوجہل۔ یہ خوشی تو مومنوں کو پہونچی۔ پھر دوسری مرتبہ کفار کی خوشی کی نوبت آئی اور اُحد کی لڑائی میں دردناک شہادتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صحابہ رضی اللہ عنہم کو نصیب ہوئیں اور خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم زخمی ہوئے اور ایک تہلکہ برپا ہوا اسوقت بعض ان لوگوں کے دلوں میں جو عادت اللہ سے ناواقف تھے۔ یہ خیال بھی آیا کہ جس حالت میں ہم حق پر ہیں اور ہمارے مخالف باطل پر ہیں تو مصیبت ہم پر کیوں آئی*- تب اون کا جواب اللہ تعالےٰ نے وہ دیا- جو قرآن شریف میں مذکور ہے اور وہ یہ ہے

ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثلہ وتلک الایام نداولہا بین الناس

یعنی اگر تم کو اُحد کی لڑائی میں دُکھ اور تکلیف پہونچی ہے تو بدر کی لڑائی میں بھی تو تمہارے مخالفوں کو ایسی ہی تکلیف پہونچی تھی اور ایسا ہی دُکھ اور نقصان پڑا تھا۔ یہانتک کہ جس کو امیر فوج بنا کر لائے تھے یعنی ابوجہل وہ بھی کھیت رہا اور بڑے بڑے کافر مارے گئے پھر اگر اس کے مقابل امیر حمزہ شہید ہوئے اور دوسرے بزرگ صحابہ نے شربت شہادت پیا تو اس قدر بالمقابل صدمہ دیکھنا ضروری تھا کیونکہ خدا تعالیٰ کا یہی قانون قدرت ہے کہ کبھی کافر فنا کئے جاتے ہیں اور کبھی مومن تکلیف اُٹھاتے ہیں۔ اُس دن سے جو خدا نے دنیا پیدا کی یہ قانون چلا آیا ہے کہ کبھی کوئی ایسی تائید اور نصرت ظاہر ہوتی ہے۔ جس سے مومن خوش ہو جاتے ہیں اور کبھی کوئی ایسا ابتلاء مومنوں کے لئے پیش آجاتا ہے جو کافر مارے خوشی کے اُچھلتے پھرتے پس اللہ تعالےٰ اس اپنی وحی مقدس میں بھی جو آج اس عاجز پر نازل ہوئی فرماتا ہے اور اسبات کی طرف اشارہ فرماتا ہے کہ کچھ عرصہ سے متواتر خدا تعالےٰ کی نصرت اور تائید رحمت کے نشانوں کے رنگ میں اس عاجز کی نسبت ظاہر ہو رہی ہے۔ جس سے مخالف لوگ ایک سلسلہ غم دیکھ رہے ہیں اب ضروری ہے کہ بموجب قانون وتلک الایام نداولہا بین الناس ان کو بھی کچھ خوشی پہنچائی جاوے۔ سو اس الہام کی بناء پر کوئی امر ہمارے لئے ناگوار اور ان کے لئے موجب خوشی کا ظاہر ہو جائے گا۔

اور جو نشان اس تھوڑے عرصہ میں ہماری تائید میں ظاہر ہوئے جو ہماری خوشی کا موجب اور مخالفوں کے رنج کا موجب تھے وہ بہ تفصیل ذیل ہیں اول سب سے پہلے مسمی کرم دین ساکن بھین ضلع جہلم کے مقدمات مین دو رحمت کے نشان خدا تعالےٰ کے ظاہر ہوئے پہلے وہ مقدمہ ہے جو کرم دین مذکور نے جہلم کی عدالت میں بصیغہ فوجداری مجھپر دائر کیا تھا اس میں خدا تعالیٰ نے قبل فیصلہ اس مقدمہ کی مجھے خبر دی کہ کرم دین مذکور ناکام رہے گا اور شکست کھائیگا اور میں اس کے شر سے محفوظ رہوں گا۔ چنانچہ ابھی مقدمہ زیر تجویز ہی تھا کہ میں نے اپنی کتاب مواہب الرحمان میں اس پیشگوئی کو چھاپ کر شائع کر دیا اور جب میری طلبی جہلم کی عدالت میں ہوئی تو مین کئی نسخے اس کتاب کے ساتھ لے گیا اور قبل فیصلہ مقدمہ لوگوں میں تقسیم کر دیئے اور قادیان میں بھی جہلم کے جانے سے پہلے کئی نسخے اس کتاب کے تقسیم کئے اور ایک نسخہ حسب دستور گورنمنٹ میں بھی بھیجدیا۔ اور آخر پیشگوئی کے مطابق کرم دین کے مقدمہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ عدالت جہلم نے خارج کر دیا۔ یہ پہلا نشان ہے جو ظاہر ہوا۔ پھر ایک اور مقدمہ کرم دین مذکور نے فوجداری میں میرے پر گورداسپور کی عدالت مین دائر کیا اور اُس پر بھی ہماری جماعت مین سے ایک شخص کیطرف سے ایک فوجداری مقدمہ دائر ہو گیا۔ اب مقدمات کے فیصلہ سے پہلے خدا تعالےٰ نے مجھے خبر دی کہ انجام کار میں کرم دین کے مقدمہ سے بری کیا جاؤں گا مگر وہ سزا پا جائیگا چنانچہ وہ پیشگوئی میں نے قبل فیصلہ مقدمہ کے اخبار الحکم اور البدر میں شائع کرا دی اور ایسا ہی ظہور میں آیا کہ کرم دین سزا پا گیا اور میں انجام کار بری کیا گیا اور یہ دو نشان تھے جو ایک دوسرے کے بعد ظاہر ہوئے۔ اور پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ ایک زلزلہ کا دھکا ظاہر ہوگا جس سے جانوں اور عمارتوں کا نقصان ہوگا یہ خبر بھی میں نے قبل از وقت الحکم اور بدر کے ذریعہ سے شائع کر دی۔ چنانچہ ۴-اپریل ۱۹۰۵ء کو وہ زلزلہ آیا۔ جس کی نقصان رسانی کی تفصیل بیان کرنیکی کچھ حاجت نہیں۔ یہ چوتھا نشان تھا۔ جو ظاہر ہوا پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ موسم بہار میں ایک اور غیر معمولی زلزلہ آئیگا اور ۲۵-فروری ۱۹۰۶ء کے بعد آئیگا۔ چنانچہ ۲۷-فروری ۱۹۰۶ء کا دن گذرتے کے بعد رات کو بوقت ڈیڑھ بجے وہ زلزلہ آیا۔ جس سے بہت سے گھر مسمار ہوئے اور بہت سی جانیں ضائع ہوئیں۔ اور یہ پانچواں۵ نشان تھا جو خدا نے میری تائید میں ظاہر کیا پھر ایسا اتفاق ہو گیا کہ ایک شخص چراغدین نام جموں کا رہنے والا جو ابتداء میں میرا مرید تھا مرتد ہو گیا اور بادریوں کے ساتھ ایک خطرناک اختلاط اس کا ہو گیا اور اوس نے پیغمبری کا دعوےٰ بھی کیا۔ تب میں نے اس کی نسبت بددعا کی اور مجھے خدا تعالےٰ سے الہام ہوا کہ خدا اوسے فنا کرے گا اور اُس کو غارت کرے گا اور اُس پر غضب نازل کرے گا اور اشارہ کیا گیا کہ وہ طاعون سے مرے گا۔ اسی لئے میں نے طاعون کے رسالہ میں ہی (جو طاعون کے بارے میں میں نے لکھا تھا) جس کا نام دافع البلاء ومعیار اہل الاصطفا ہے۔ یہ پیشگوئی درج کی چنانچہ وہ اپنی کتاب منارۃ المسیح کے ایک برس بعد (جس میں مجھے اُس نے دجّال قرار دیا ہے) اس قہر میں گرفتار ہوا۔ کہ اول دو لڑکے اور ایک لڑکی اسکی طاعون سے مری اور پھر ۴-اپریل ۱۹۰۶ء کو خود طاعون میں مبتلا ہو کر اس جہان سے گذر گیا۔ اور یہ چھٹا نشان تھا۔ جو خدا نے میری تائید میں ظاہر کیا اور اس کے ساتھ ہی ایک اور نشان ظہور میں آیا کہ اس نے اپنی طرف سے صریح لفظوں میں مباہلہ کیا اور اپنا ذکر کر کے اور میرا نام لے کر خدا سے یہ دعا کی کہ ہم دونوں میں سے جو مفتری اور حق کا دشمن ہے۔ خدا اس کو فنا کر دے اور حق اور باطل میں فیصلہ کر دے اس کی اس دعا پر صرف دو تین روز اس پر گذرے تھے کہ وہ خدا کے مواخذہ کے نیچے آگیا۔ اور ایک دردناک عذاب کیساتھ مرا کیونکہ اس سے زیادہ دردناک کونسا حادثہ ہوگا؟ کہ پہلے اوس نے اپنے عزیز دو بیٹے اور ایک بیٹی اپنی آنکھ کے سامنے مرتی دیکھی اور اس پر مصیبت حادثہ کو مشاہدہ کر لیا کہ اب اس کی قطع نسل ہو گئی اور کوئی اس کی نسل میں سے باقی نہیں رہا اور پھر بعد اس کے ایسی طاعون سے بصد حسرت آپ موت کا پیالہ پیا اور ایمانی حالت کا یہ نمونہ دکھایا کہ دونوں لڑکوں کے مرنے کے بعد اس کے کلمات یہ تھے کہ اب خدا ہی میرا دشمن ہو گیا۔ ساتواں نشان تھا جو ظہور میں آیا۔ پھر بعد اس کے ایک اور نشان ظاہر ہوا کہ ایک شخص ڈوئی نام کا صیہون نام ایک شہر میں رہتا تھا اور پیغمبر ہونے کا دعوےٰ کیا تھا اور الہام کا بھی مدعی تھا۔ میں نے اسکو مباہلہ کے لئے بلایا۔ اس نے کچھ جواب نہ دیا اور بہت تکبر دکھلایا اور میں نے اس کی نسبت انگریزی رسالہ میں شائع کیا کہ وہ سخت عذاب میں مبتلا ہوگا۔ چنانچہ امریکہ کے اخباروں میں ہی یہ مضمون شائع ہو گیا۔ اب وہ کچھ عرصہ سے فالج کے مہلک مرض میں گرفتار ہو گیا اور ساری پیغمبری اس کی دریا برد ہو گئی اور چراغدین کی طرح اس نے بھی ثابت کر دیا کہ جھوٹا پیغمبر کس طرح جلد پکڑا جاتا ہے۔ اور اب امریکہ سے خبر آئی ہے کہ وہ قریب المرگ ہے۔ یہ آٹھواں۸ نشان ہے کہ جو خدا تعالےٰ نے میری تائید میں ظاہر کیا ایسا ہی خدا نے مجھے اپنی پاک وحی سے خبر دیکر فرمایا تھا۔

اے بسا خانہ دشمن کہ تو ویراں کردی

جس میں یہ اطلاع دی گئی تھی کہ بہت سے دشمن مرینگے اور ان کا گھر ویران ہو جائے گا۔ چنانچہ مجھکو سیالکوٹ وغیرہ کتنے مقامات سے خط آئے ہیں کہ اس سال میں کئی سخت طبع اور ناپاک دل دشمن جو سخت متعصب تھے معہ عیال واطفال اس جہان سے گذر گئے جن کی تفصیل کسی مستقل رسالہ میں انشاء اللہ درج کی جائے گی۔ یہ نواں۹ نشان ہے جو خدا تعالےٰ نے اس سال میں میری تائید میں ظاہر فرمایا۔ پھر میں نے اپنے متواتر اشتہارات میں بار بار شائع کیا تھا کہ دنیا میں سخت سخت زلزلے آئیں گے اور بعض ان میں سے قیامت کا نمونہ ہونگے اور بہت موت ہوگی۔ چنانچہ ایسے زلزلے فارموسا چین اور سان فرانسسکو ملک امریکہ اور اٹلی میں آگئے اور وہ درحقیقت ایسے خوفناک ہیں کہ جو شخص پہلے میرے اشتہارات کو پڑھے گا۔ اور پھر ان زلزلوں اور عام تباہی کا نظارہ اسکی نظر کے سامنے آجائیگا۔ اس کو بہرحال اقرار کرنا پڑے گا کہ یہ وہی پیشگوئیاں ہیں کہ جو پہلے میری طرف سے ہو چکی ہیں۔ یہ تین۳ نشان ہیں۔ جن کے ملانے سے بارا۱۲ں نشان ہوتے ہیں جو ان دنوں میں ظہور میں آئے اور پانچ اور زلزلوں کا وعدہ ہے۔ جن کی انتظار کرنی چاہیئے۔

بعض نادان کہتے ہیں کہ اگر یہ زلزلے امریکہ وغیرہ کے اس شخص یعنی اس عاجز کی تائید اور تصدیق کے لئے آئے ہیں تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے کیونکہ ان ملکوں کے لوگ تو اس کے نام سے بھی بے خبر ہیں۔ اسکا جواب یہ ہے کہ اول تو جھوٹ ہے کہ وہ لوگ میرے نام سے بے خبر ہیں۔ امریکہ کے مشہور اور نامی اخباروں میں کئی دفعہ میرا اور میرے دعوے کا ذکر آچکا ہے۔ بلکہ اونہیں اخبار والوں نے لکھا تھا کہ پنجاب سے فلاں شخص ڈوئی کو جو پیغمبری کا دعوےٰ کرتا ہے مباہلہ کے لئے بلاتا ہے اور ڈوئی اوس سے بھاگتا ہے۔ اس صورت میں

---

* نوٹ- اسی کے ہم رنگ واقعہ عبد اللہ آتھم اور لیکھرام تھا عبد اللہ آتھم عین شرطی پیشگوئی کے موافق مرا مگر نا سمجھی کی مخالفوں نے اسبات پر بہت خوشی ظاہر کی کہ وہ میعاد کے اندر نہیں مرا یہی معاملہ ایسا تھا جیساکہ حضرت عیسیٰؑ کی نسبت "شبہ لہم" کا معاملہ تھا خدا کو منظور تھا کہ بموجب اپنی قانون قدرت وتلک الایام نداولہا بین الناس مخالفوں کو خوشی پہونچائے کیونکہ پہلے نشانوں نے انکو غمگین کر دیا تھا اور یہ خوشی بھی قایم نہ رہی کیونکہ لیکھرام کی نسبت جو پیشگوئی تھی وہ ایسی صفائی سے پوری ہوئی جو منہ بند ہو گئے۔

وہ بے خبر کیونکر ہو سکتے ہیں - ماسوا اس کے جبکہ تمام دنیا کے زلزلوں کی نسبت اُن زلازل سے پہلے جو اب ظہور میں آئے میری پیشگوئیاں شائع ہو چکی ہیں - اور قبل واقع ہونے ان پیشگوئیوں کے انگریزی میں وہ رسالے میری جماعت کے لوگوں کو جو انگریز ہیں اور امریکہ کے بعض حصوں میں رہتے ہیں - پہونچ چکے ہیں - اور اس ملک میں عام طور پر بھی وہ رسالے شائع ہو چکے ہیں تو اس صورت میں امریکہ کے لوگ ان پیشگوئیوں کے بے خبر کیونکر ہو سکتے ہیں - ماسوا اس کے ان ممالک میں محض قہری طور پر زلزلے آئے ہیں - اور چونکہ ان زلازل کی نسبت پیشگوئیاں پہلے ہو چکی ہیں - اسلئے وہ لوگ اس نشان سے انکار نہیں کر سکتے - ہاں جو موتیں ان میں واقع ہوئی ہیں - وہ ان کے گناہوں اور فسق و فجور کی وجہ سے ہیں اور یہ زلزلے میری طرف سے ان کو رہنمائی کرتے ہیں - کیونکہ میں نے ہی قبل از وقت ان کو ان آفات کی خبر دی ہے - غرض ہلاک ہونے والے اپنے سابق گناہوں کی وجہ سے ہلاک ہوئے اور جنہیں پیشگوئی کی خبر ملے گی - ان کے لئے وہ نشان ہوا - اگر وہ اس نشان کو ٹال دینگے - تو پھر کوئی اور عذاب آئیگا -

اب جبکہ یہ دس نشان تازہ بتازہ ایک دوسرے کے بعد ظاہر ہو چکے ہیں اور دشمنوں کو بہت کوفت اور ہم و غم پہنچا ہے - تو مذکورہ بالا الہام میں خدا تعالیٰ نے پیشگوئی کے طور پر فرماتا ہے کہ ایک ناگوار امر ظاہر ہوگا - جو کسی قدر دشمنوں کو خوشی کا باعث ہو جائے گا - معلوم نہیں کہ وہ کیا امر ہے اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے - کہ یہی ہماری عادت ہے کہ کبھی ہم دشمن دین کو بھی خوش کر دیا کرتے ہیں جیسا کہ خادمان دین کو خوش کرتے ہیں - لیکن انجام پرہیزگاروں کے لئے ہوتا ہے - والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

المشتھر

خاکسار مرزا غلام احمد مسیح موعود

ریویو

کاشف الرموز موجز القانون کی فارسی ایک شرح ہے جس کا پہلا حصہ طبع ہو کر شائع ہوا ہے مصنف صاحب کے منشا اور خود شرح سے ظاہر ہوتا ہے کہ چند جلدیں یہ شرح ہوگی -

موجز القانون ایک درسی مشہور کتاب ہے - بے ریب طب یونانی کے طلبۃ العلم کو اسکی ضرورت ہے - لاہور گمٹی بازار - مکان حکیم احمد دین مصنف شرح خلاصۃ الرشید حکیم اللہ دین صاحب مرحوم جو ایک مشہور اور فرد طبیب لاہور کے تھے سے ایک روپیہ پر مل سکتی ہے -

نور الدین از قادیان

ضرورت

(۱) مدرسہ تعلیم الاسلام کے لئے ایک سینیر ٹرینڈ ٹیچر کی ضرورت ہے تجربہ کار احمدی کو ترجیح ہوگی - درخواستیں مع نقول سندات ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام قادیان کے نام ہوں -

(۲) مدرسہ تعلیم الاسلام کے لئے ایک ماشکی اور ایک خاکروب کی ضرورت ہے مشاہرہ علاوہ خوراک ۵ روپیہ ماشکی و ۴ روپیہ خاکروب ہوگا احمدی احباب کوشش کر کے اچھے آدمی بھجوائیں -

(۳) ان احباب کی خدمت میں جنکے صاحبزادگان بورڈنگ ہوس میں رہتے ہیں التماس ہے کہ خرچ ماہوار کیم تاریخ تک ارسال فرمایا کریں - کیونکہ روپیہ نہ ہونے سے ادھار اشیاء خرید نے سے بہت نقصان اور تکلیف ہوتی ہے - حساب ماہوار بدستور پہونچتا رہیگا - کمی زیادتی کا فیصلہ بعد میں ہو جایا کرے گا -

(۴) چودہری فضل محمد رئیس بیگووال کے صاحبزادہ کے لئے ایک اینگلو ورنیکولر مڈل پاس استاد کی ضرورت ہے مشاہرہ علاوہ خوراک ملنے ہوگا -

آپکا نیازمند

عبد الرحیم سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس -

کتاب تحفۂ آریا سماج پر ریمارک

یہ کتاب شیخ عبد العزیز صاحب المعروف جگا رام پرشاد و رامساہی (؟) سابق اپدیشک آریا سماج بسرہا نے آریا سماج اور اوس کے بانی سوامی دیانند صاحب سرسوتی اور اون کی کتاب ستیارتھ پرکاش کی غلطیوں کے اظہار میں تالیف کی ہے -

صاحب موصوف بہت عرصہ آریا سماج کے اپدیشک رہے ہیں اور علم سنسکرت میں عمدہ لیاقت رکھتے ہیں اور اسپر مستزاد یہ کہ خدا نے حق پسند طبیعت عنایت فرمائی ہے - آپ عرصہ تک ستیارتھ پرکاش کے اکثر مسائل کو ویدوں کی تحریرات کے برخلاف سمجھکر اپنے شبہات کے تسلی بخش جواب حاصل کرنے کے لئے آریا پنڈتوں سے تقاضا کرتے رہے مگر وہاں سے کچھ جواب نہ ملنے پر مایوسی کی حالت میں دہلی تشریف لاکر مشرف باسلام ہوئے - اور اسلام لانے کے بعد ایک چھوٹا سا رسالہ ترک وید پرزم لکھا اور اسمیں مختصر کیفیت اپنے شبہات اور اسلام لانیکی اور چند وجہ عنوان کتاب کی تحریر کا وعدہ تحریر فرمایا چنانچہ اب یہ کتاب قاسمی پریس دہلی میں چھپکر شائع ہوگئی ہے اور عہ قیمت ہے -

مینے اس کتاب کو اول سے آخیر تک سرسری نظر سے دیکھا ہے - اس کتاب پر ریویو لکھنا تو بہت بڑا کام ہے اسواسطے میں اسوقت یہ مختصر سا ریمارک ہدیہ ناظرین کرتا ہوں - میری رائے میں آریا مذہب کی تردید کیلئے اپنی طرز کی یہہ پہلی کتاب ہے - جسنے انہیں کی معتمد علیہ کتاب (ستیارتھ پرکاش) کا ویدوں کے برخلاف ہونا ثابت کر دیا ہے - گو ہمارے مذہب کے علماء نے بڑی بڑے پُر زور دلائل اور براہین سے ویدمت کو باطل اور اسلام کو سچا مذہب ثابت کرنیمیں بہت سی تصنیفات کی ہیں - اور ادہر آریا صاحبان نے دشنام دہی اور فحش گوئی میں دیگر مذاہب والوں کی خوب خبر لی ہے اور اپنے مذہب کے اخلاق کا پورا نمونہ دکھلایا ہے - مگر علماء اسلام کی زبان سنسکرت سے عدم واقفیت نے آریہ سماج کی ایسی زبان بندی نہیں کی جیسی کہ اس کتاب نے - آریا صاحبان اگر سچ کے طالب ہیں تو جب تک شیخ عبد العزیز صاحب کے اعتراضات کا کافی جواب نہ دیں اور ستیارتھ پرکاش کی اُن عبارتوں کو ویدوں کے عبارت کے مطابق کر کے نہ دکھلائیں اسوقت تک کسی غیر مذہب پر حملہ ڈہٹائی ہے -

اس کتاب میں اول بڑی خوبی یہ ہے کہ صاحب موصوف نے اس کتاب کی تحریر میں اخلاق محمدی کا پورا نمونہ دکھلایا ہے - جہاں ان کے کسی بزرگ کا نام آیا وہاں نہایت ادب اور تعظیم سے یاد کیا ہے اور نہایت ہی شائستہ الفاظ میں گفتگو کی ہے مسٹر دہرم پال صاحب کی طرف نہیں کہ انکا رسول توکجا ان کے اسد کو وہ پھبتیاں سنائیں کہ بہانڈوں کو مات کر دیا - مگر ہاں ہم یہ ضرور کہیں گے کہ مسٹر دہرم پال صاحب - اور شیخ عبد العزیز صاحب کے حسب و نسب میں جیسا کہ زمین و آسمان کا فرق ہے ویسا ہی ان دونوں کے مذہب میں بعد المشرقین والمغربین ہے دہرم پال بیچارے ایک غریب مزدور جولاہے کے گھر میں پیدا ہوئے - اور شیخ عبد العزیز صاحب معزز اور صاحب جائداد ہندو خاندان میں - دہرم پال نے دوسروں کے سہارے بی اے کی ڈگری حاصل کی اور شیخ عبد العزیز حق کی تلاش میں پہلے آریہ ہوئے اور اس مذہب کی پہانتک واقفیت پیدا کی کہ مدتوں اس کے اپدیشک (واعظ) رہے اور اسکی خوب چھان بین کی اور اخیر سچے نتیجہ کو پالیا - دہرم پال صرف یونیورسٹی کی ڈگری حاصل کر کے مذہب اسلام کی جملہ کتب دینیہ - قرآن و حدیث - اصول تفسیر پر حاوی ہو گئے - اور ویدوں کے بھی حافظ بن گئے مگر دراصل آپ کو نہ قرآن کے مطالب سے واقفیت اور نہ ویدوں ہی کے علم سے خبر - شیخ عبد العزیز صاحب کی تحریر سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ آپ سچائی کے طالب ہیں اور حق کے متلاشی - اور دہرم پال صاحب کی تصنیفات شہادت دیتی ہیں کہ آپکو مکتی کی تلاش نہیں صرف سوسائٹی کی عزت کا خیال ہے سو موصوف صاحب اپنے اپنے مقاصد میں کامیاب ہو گئے میری اس رائے کا ناظرین کتاب تہذیب الاسلام اور تحفۂ آریا سماج کے مطالعہ سے بخوبی موازنہ کر سکتے ہیں -

دوسری خوبی اس کتاب میں یہ ہے کہ مولف نے جو کچھ لکھا ہے اپنی رائے اور قیاس سے نہیں لکھا بلکہ ویدوں اور اپنشدوں اور منوسمرتی اور ستیارتھ پرکاش کی عبارتیں نقل کر کے انکا مستند ترجمہ معتبر مترجمان کے بیان کے بموجب تحریر کیا ہے - احکم الحاکمین قادر مطلق خدا مولف کو اس نیک نتیجہ عنایت فرماوے -

یہ کتاب آریا مذہب کے سچائی کے طالب اور پاک فطرت روحوں کو احقاق حق اور ابطال باطل کے لئے عمدہ ذریعہ ہوگی خداوند تعالیٰ نے یقین خدا نما قصہ اے آریوں میں سے ایک بہادر پہلوان اسلام کی حمایت کے لئے کھڑا کر دیا ہے - مسلمانوں کو اس کتاب کی ترقی اشاعت میں کوشش کرنی چاہئے -

آریا صاحبان اسوقت ہوش میں آئیں گے جبکہ یہ سچائی کا طالب شخص اپنے دعووں کو مطابق قرآن اور وید کا مقابلہ کر کے دکھلائیگا - یہ ساری بھلائی مہدی آخر الزمان کے دم کی برکت سے ہے اور اوسی کی تائید کے لئے خداوند تعالیٰ اپنے سچے مذہب کی اعانت کے سامان پیدا کر رہا ہے - دیکھو اسلامی نور کس طرح چمک رہا ہے - واللہ متم نورہٖ ولو کرہ الکٰفرون -

غلام احمد خان کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیار پور

گذارش

۲۴ - مارچ کے ہفتہ وار پیسہ اخبار میں حکیم احمد اللہ خانصاحب کا مضمون دیکھکر میں نے اگلے ہی روز اوسکا جواب قلم برداشتہ لکھکر دفتر الحکم روانہ کر دیا تھا - جو ۳۱ - مارچ کے الحکم میں کسی وجہ سے شائع نہ ہو سکا آج بتاریخ پانچ اپریل ۱۹۰۶ء ۱۹ مارچ کا پیسہ اخبار ایک دوست صادق کا بھیجا ہوا میرے پاس پہونچا جس سے معلوم ہوا کہ اصل مضمون ۱۹ - مارچ کے روزانہ پیسہ اخبار میں شائع ہو چکا تھا اوسی کی نقل ۲۴ مارچ کے ہفتہ وار میں تھی اس اصل اور نقل میں کسیقدر فرق ہی مگر یہ ٹھیک ہی کہ ۲۴ مارچ کے پیسہ اخبار میں اصل مضمون کا کامل خلاصہ تھا اور اوس خلاصہ کا جواب میں نے شرح سے لکھکر روانہ کر چکا ہوں اسلئے ضرورت نہیں معلوم ہوتی کہ اس روزانہ پیسہ اخبار کے جاہلانہ مضمون پر علیحدہ کچھ لکہوں حکیم صاحب بالکل اطمینان رکھیں میں اون کی خدمتگذاری کیلئے بالکل مستعد اور تیار ہوں - آیندہ مضمون میں آپکے تمام خدشات ایک ساتھ ہی رفع کر دیئے جائینگے مگر اتنی گذارش ہے کہ جسطرح میں الحکم (جسمیں کوئی مضمون آپکی رد میں ہوتا ہی) خود آپکے پاس بھجوا دیتا ہوں - اسیطرح ایک نظر دیکھ لینے کے لئے روزانہ پیسہ اخبار میرے پاس بھی بھجوا دیا کیجئے - غضب ہے کہ ۱۹ - مارچ کا اخبار اور آجتک مجھکو اوسکے دیکھنے کا موقع آپنے نہیں دیا بھلا جو مضمون پیسہ اخبار جیسے کثیر الاشاعت اخبار میں شائع ہو

الٰہی میں کیونکر کروں شکر تیرا | تو واحد یگانہ میں بندہ ہوں تیرا
تو خالق ہیں مخلوق ہے فرق اتنا | زمیں اور سما میں ہے ذرے کا جتنا
کئے فضل تو نے ہیں مجھ پر تو لاکھوں | ہے چہرہ بھی دکھایا تیرا اپنی آنکھوں
کروں کس طرح شکر پھر تیرا مولا | میں عاجز ہوں گندہ اور بندہ تیرا
قلم جس لئے میں نے اب ہے اٹھائی | تو واقف ہے اس سے جو اس میں بھلائی
مراد بر ہمیشہ تو بر لانے والا | جو مانے تجھے اوس کا غم کھانیوالا
مراد اس سے ہے جو وہ کر دی تو پوری | تو قادر توانا ہے بندہ حضوری

خدا تعالےٰ کے احسان وکرم سے مفرح عنبری کی نسبت اب مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں رہی کہ اُس نے ہندوستان بھر میں اور اوسکے باہر اپنے لئے کیا اثر پیدا کیا ہے اور اشتہاری ادویات سے بدظن شدہ طبیعتوں کو کس طرح اپنا گرویدہ بنالیا ہے کیونکہ یہ کوئی راز سربستہ نہیں۔ ٹھگی نہیں۔ اور آپ سے پوشیدہ بھی نہیں میں امید کرتا ہوں کہ اگر آپ نے ابھی تک خود اسکو استعمال نہیں کیا تو کم سے کم اسکے لئے تعریف سے بھرے ہوئے الفاظ آپ کے کسی دوست کی معرفت۔ رشتہ دار یا ہمسایہ کے ذریعہ اپنے حاکم یا محکوم کے طفیل آپکے کان تک ضرور پہونچ چکے ہوں گے کیونکہ ہندوستان بھر میں کوئی جگہ جغرافیائی حیثیت سے ایسی نہیں رہی جہاں اس کا زود اثر ہونے اور اپنے وقت کی بے مثل چیز ہونے کا چرچا نہو اسلئے اسکے متعلق میں زیادہ آپ سے کچھہ نہیں کہنا چاہتا +

اب مجھے جو کچھہ آپ سے کہنا ہے وہ یہہ ہے

کہ جب بعض نادان بھائیوں نے مفرح عنبری کی بے طرح ملک میں قبولیت دیکھی تو اکثروں کے پیٹ میں حسد کے مارے گدگدی ہونے لگی۔ اور بعض نے یہانتک کوتہ اندیشی سے کام لیا کہ بیر دنجات سادہ لوح لوگوں کو دہوکہ میں ڈالنے کیلئے ہمارے اشتہار کے اکثر حصے کی بعینہٖ نقل ہی کر دی۔ اور اسطرح نام کے تھوڑے سے تغیر و تبدل سے اشتہار جاری کر دیئے۔ اور اس طرز سے اشتہار لکھے کہ دیکھنے والا سرسری نظر میں مغالطہ میں ہی سمجھے کہ یہ وہی چیز ہے جسکی ہم ہمیشہ تعریف اور چرچا کرتے ہیں۔ اور بعض نے شروع ہی سے یہہ بھی لکھدیا کہ اب اسکی قیمت نصف یا چہارم کی جاتی ہے۔ حالانکہ اصلی قیمت والا اشتہار ان کے نام سے دنیا میں کبھی آیا ہی نہ تھا۔ خدا تعالیٰ اپنے رحم سے ان کی حالت کی اصلاح فرمادے۔ تا یہ لوگ اس جبت پرستی سے باز آدیں۔ اور سمجھیں کہ رزاق صرف وہی ذات ہے جو ہر چیز کا خالق ہے۔

ان اشتہاروں سے یہانتک لوگوں نے دھوکہ کھایا کہ :۔ بعض

لوگوں کے خطوط ہمارے پاس پہونچے کہ آپ کا اشتہار نصف قیمت کا فلان جگہ سے یا فلاں اخبار سے ملا ہے لہذا آپ مہربانی کرکے اتنی ڈبیہ بھیجدیں۔ تب اون کو جواب لکھے گئے کہ آپنے دہوکہ کھایا ہے۔ ہمارا اشتہار کوئی ایسا نہیں نکلا۔ اور نہ ہمیں مفرح عنبری جیسی قیمتی دوائی کا بے اندازہ خرچ و محنت ایسی اجازت ہی دیتے ہیں کہ ہم اسکو نصف قیمت پر دے سکیں۔

خیر! آمدم بر سر مطلب

اب اس نوٹس کے پڑھنے سے آپ کو مذکورہ بالا علم تو ہوگیا ہے۔ اب اگر کوئی اشتہار اس قسم کا آپ کی نظر سے گذرے گا تو یقیناً آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ یہ اشتہار کس کی نقل ہے۔ اور اس اشتہار دینے والی کی منشاء کیا ہے۔

یہ ہم آپ کو ہرگز منع نہیں کرتے

کہ آپ ان کی دوائی نہ خریدیں۔ یہ آپ کا اختیار ہے۔ اور خدا تعالےٰ سب کا رزاق ہے۔ یہ امر تو خریدنے والے اور بیچنے والے دونوں کی قسمت پر منحصر ہے جیسا کسی کا عوض ہوگا ویسا ہی اوسکا معاوضہ ہوگا۔

بالآخر میں ایسے لوگوں کی بھلائی کیواسطے ایک نصیحت کرتا ہوں

کہ اے خدا کے بندو! کامیابی کا یہ طریق نہیں جو تم نے اختیار کیا ہے۔ کامیاب ہونا چاہتے ہو تو رزاق خدا کی ہستی پر ایمان لاؤ۔ اور کسی کامیاب شخص کی وہ راہ اختیار کرو۔ جس سے وہ کامیاب ہوا اور نہ خالی اشتہار چوری اور ہیر پھیر سے سوائے خسران کے کچھہ نصیب نہ ہوگا۔ اور عاقبت نہایت برباد ہوگی۔

مثال کے طور پر تمہیں ایک نظیر بتا دیتا ہوں

اس کے بعد بھی اگر دمبھو تو پھر تمہیں حوالہ بخدا کرتا ہوں۔ (واللہ عزیز ذو انتقام)
دیکھو اور سوچو کہ جب سردار میاں سنگہ نے ممیرے کا سرمہ ایجاد کیا تو اس سے پہلے جہانتک میرا علم ہے دنیا میں اس نام کا کوئی سرمہ موجود نہ تھا۔ مگر جب دنیا نے اوسے کامیاب ہوتے دیکھا تو اب قریباً ہر ایک اشتہار میں ممیرے کا سرمہ موجود ہے سگر تم ہی خدارا سوچ لو کہ کون کامیاب ہوگیا۔ اور دوسروں کو کیا ملا۔ فرض کرو کہ اگر تم نے کسی مکر و حیلہ سے یا منت سماجت سے یا کسی کی خوشامد ولجاجت سے کسی کو اپنا ہم خیال بھی بنالیوے تو مت سمجھو کہ کامیابی اسی میں ہے۔ مانا کہ دنیاوی بادشاہت کے قانوں کی زد کو بچ سکتے ہو۔ لیکن احکم الحاکمین کے قانون کے پنجہ سے رہائی نہیں پاسکتے کیونکہ وہ تو دل کے بھید اور نہاں در نہاں اسرار سے واقف ہے +

اب ناظرین سے میری اک عرض یہ ہے

کہ کم سے کم آپ اس دھوکہ میں کبھی نہ آدیں کہ کبھی کوئی اشتہار دیکھکر خواہ وہ ہمارے اشتہاروں سے کیسا ہی ملتا جلتا ہو۔ یا مفرح عنبری کے نام سے کیسا ہی قریب تر ہو یہ نہ سمجھ لیں کہ وہ اور مفرح عنبری ایک ہی چیز ہے بلکہ یہ سمجھیں کہ یہ اشتہار دینے والے کی اپنی خاص صنعت ہے پھر خرید و یا نہ خریدو یہ آپ کا اختیار ہے۔ اور مفرح عنبری کے لئے ہمیشہ اس نام اور پتہ کو یاد رکھئے۔

موجد مفرح عنبری
حکیم محمد حسین قریشی ——— **لاہور**
کارخانہ رفیق الصحت

کیونکہ اس کا ایجاد کرنے والا یہی خاکسار ہے اور ہندوستان میں کامیاب ہونے والی بفضلہ یہی دوائی ہے جسکا نام مفرح عنبری ہے

بال کبھی عمر بھر نہ اگیں

نیچے لکھی ہوئی بال اڑانیکی بے نظیر دوائی سے بال صفا کرنیکے بعد اس دوائی کو استعمال کرنے سے بال پھر عمر بھر نہیں اُگتے جگہ صاف اور ملایم ہو جاتی ہے کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ (عہ) اگر بال پھر اگ آدین تو قیمت واپس۔

بال اڑانے کی بے نظیر دوائی

لگاتے ہی ایک منٹ مین ہر جگہ کے بال بہ صفائی کمال بدون تکلیف و ضرر صفا ہو جاتے ہین کھنٹی بالکل نہیں رہتی۔ جلن کا نام و نشان تک نہین چونہ و ہڑتال اسمین شامل ہی نہیں قیمت فی ڈبیا (۱۲) نمونہ ڈیڑھ (۱۰ر)

شرمندگی دور

جو لوگ سرعت ..... سے بیمار ہیں اور خاص وقت پر شرمندہ ہونیکے باعث مرنے کو ترجیح دیتے ہین وہ ہماری ایجاد کردہ دوائی مہنت باجی کرن اوشدھ ۱۲ قیمتی ۶۰ گولی تین روپیہ (سے) نمونہ کی ۲۰ گولی قیمت ایک روپیہ (عہ) کو استعمال کرین

ہمارا دعوے

ہے کہ جس مضمون پر ہم کوئی رسالہ لکھیں اس سے پہلے اس مضمون پر ایسی کوئی کتاب موجود نہ ہوگی۔ مندرجہ ذیل رسالہ جات مین سے کوئی منگوائیے تو دعوی کی تصدیق ہو جاوے گی۔

رسالہ رعت انزال ۳۰ر + رسالہ حفظ ما تقدم طاعون ۷ر + رسالہ کیا ہم لڑکا یا لڑکی اپنی مرضی پر پیدا کر سکتے ہین ۲ر + رسالہ گھر کا حکیم ۲ر رسالہ ضبط حمل ۶ر + رسالہ سوزاک ۸ر + رسالہ آتشک ۱۲ر + رسالہ ہلیلہ ۱ر رسالہ کیا ہم تندرست ہوں صحت اور درازی عمر کا راز ۱ر

اب کمزور نہ ہوگے

بعد فراغت ایک دو گولیاں کھا لینے سے سستی سب کافور ہوتی ہے۔ اداسی چکنا چور ہوتی ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ ..... کیا ہی نہیں ہے۔ اسکے استعمال سے جریان سرعت وغیرہ امراض دور ہوتی ہیں تیر ممسک ہے قیمت ۶۰ گولی عہ + نمونہ ۲ر

امرت کی دھارا

المعروف بہ گھر کا وید تقریباً کل امراض کا حکمی علاج ہے بڑے بڑے دعویات کے بوجھ دار بکس اسکے سامنے ہیچ۔ جھوٹے پر خدا کی لعنت۔ فہرست طلب کر کے ملاحظہ فرما دین۔ قیمت شیشی ۱۲ نمونہ ۸ر

طبی اخبارات

دلیش اپکارک و فیملی ڈاکٹر کا نمونہ ایک کارڈ بھیجیے پر مفت بھیجا جاتا ہے

دلیش اپکارک

ہفتہ وار ہندوستان بھر کے طبی اخبار دن سے زیادہ تعداد میں چھپتا ہے اس مین امراض کی تشریح علاج و علامات متفرق طبی نوٹ۔ حکماء ہند کے تجربات و مراسلات کشتہ جات و برگ مجربات ادویہ کے خواص انگریزی ہندی ویدک یونانی حکمت کے بارے مقابلہ خاردہ کار وغیرہ کی شناخت وغیرہ وغیرہ کا ذکر ہونے کے علاوہ ہر خریدار کا سوال لیا جاتا ہے اور جواب دیا جاتا ہے۔ بلا فیس علاج۔ قیمت سالانہ تین روپے (سے)

فیملی ڈاکٹر

ماہوار عورتوں کا اخبار ہے ایک صفحہ مین ۲ کالم اردو و ہندی ہر عورت کے جاننے کے لایق طبی باتین اس مین ہوتی ہین قیمت سالانہ عہ

ٹھاکر دت شرما وید مالک دلیش اپکارک اوشدھالیہ و ایڈیٹر اخبار دلیش اپکارک و فیملی ڈاکٹر لاہور | **ہم شرطیہ علاج بھی کرتے ہین**

ہندوستانمیں ایک لاثانی کمپنی

کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ بھارت بیمہ کمپنی لاہور ہندوستان مین ایک لاثانی کمپنی ہے۔ مفصلہ ذیل وجوہات سے (۱) اس کا کل انتظام دیسیوں کے ہاتھہ مین ہے (۲) اس کا سرمایہ دیسی کارخانوں اور تجارت مین لگایا جاتا ہے جس سے اس ملکی تجارت کو فروغ ہوتا اور ملک کو فائدہ پہونچتا ہے (۳) دیسیوں کے ہاتھہ مین انتظام ہونے کیوجہ سے اس کمپنی کا خرچ دوسرے غیر ملک کی کمپنیوں کے مقابلہ مین بالکل کم ہے اور اس لئے یہ نہایت مضبوط اور بنیاد پر قایم ہے (۴) جتنے ممبر اس کمپنی کے انتقال کر چکے ہین۔ ان کے پس ماندگان کو بلا حیل و حجت کے فوراً بیمہ کا روپیہ ادا کیا گیا ہے۔ چنانچہ تمام پبلک کمپنی کی خوش معاملگی اور حق شناسی سے واقف ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی خصوصیات اس کمپنی کو حاصل ہین جو ہندوستانی باشندہ جو کہ اپنی زندگی کا بیمہ کرانا چاہتا ہے اگر وہ ذاتی اور ملکی وجوہات کو مد نظر رکھے گا تو وہ قایل ہو جائیگا کہ اسے اپنی زندگی کا بیمہ سوائے بھارت کے اور کسی کمپنی مین نہین کرانا چاہئے آج وقت ہے کہ آپ اس محفوظ ترین کمپنی کے ممبر بنکر اپنے بال بچوں اور دیگر عزیزوں کے لئے ایک معقول رقم چھوڑ جانے کا انتظام کرین۔ ہماری کمپنی کی پراسپیکٹس کا سرکاری مطالعہ ہی آپ کو ہمارے دعوے کی صحت کا قایل کر دے گا۔ ایک کارڈ پر اپنا نام و پتہ لکھہ کر پہونچانے پر اسپیکٹس مذکور آپ کی خدمت مین بذریعہ ڈاک پہونچ جائیگا گیان چند منیجر و انچارج یا درخواستیں بنام لاجپت رائے ساہنی سکریٹری بھارت بیمہ کمپنی لمیٹڈ لاہور ہونی چاہئے

سچے کو ہمیشہ راحت ہے

حب بے بہا:۔ اسکے استعمال سے کمی قوت باہ۔ دماغ کی کمزوری۔ خون کا کم پیدا ہونا۔ بدن کا کاہل رہنا۔ پٹھوں کی کمزوری بھوک کا کم لگنا۔ دماغی محنت کرنے والوں کے واسطے حقیقت مین بے بہا ہے۔ قیمت دو درجن عہ

طلا طلسمی۔ یہہ طلا ان شخصوں کو مفید ہے جو اپنی قوت جوانی کو ناش کر چکے ہین خواہ کسی باعث سے۔ زیادہ لکھنا خلاف تہذیب ہے۔ صرف ۷ یوم کے استعمال سے انشاء اللہ بالکل آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت ۲ ماشہ دو روپیہ (عما) جو ایک آدمی کیواسطے کافی ہے۔ اسکا نمونہ نہیں جا سکتا۔

نخل مراد۔ یہ وہ اعلےٰ قسم کی مٹھائی ہے جو مشک و عنبر و میوجات و مقویات سے مرکب کر کے تیار کی ہے۔ جو چند روز مین اپنا اثر دکھا کر بدن کو قوی کر کے باہ و دماغ و دل کو از حد قوت بخشکر خون [illegible] کرتی ہے۔ بکس خورد عصہ بکس کلان عما تین روپیے کے خریدار کو محصول ڈاک معاف۔

سرمہ سلیمانی۔ یہ سرمہ امراض چشم کا جانی دشمن ہے جسکے چند روز کے استعمال سے جالا۔ پھولا۔ دھند۔ آشوب چشم۔ پڑبال۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمی بصارت۔ ناخونہ وغیرہ کو بہت جلد رفع کرتا ہے۔ آزمایش ضرور کیجیے۔ قیمت فی شیشی ایک تولہ ۸ر

سنون دندان۔ درد دندان۔ مسوڑوں کا پھولنا۔ دانتوں کا ہلنا۔ دانتوں مین کیڑا لگنا۔ دانتوں کا زرد ہو جانا۔ دانتوں کا سیاہ ہو جانا۔ گندہ دہنی کا ہونا۔ غرض اس کے استعمال سے یہ امراض بہت جلد رفع ہو کر دانت مثل گوہر آبدار ہو جاتے ہین۔ قیمت فی بکس ۴ر

المشتہر حکیم محمد حسین ولد حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلب گڈھ ضلع دہلی

کارخانہ احمدی راحت روح عطریات

یہ کارخانہ قنوج مین قدیم ہے بلحاظ تغیرات زمانہ اور کارخانے کثرت سے ہو گئے ہین۔ بلحاظ قدامت اب اسے ترقی دیگئی ہے اور عطر و تیل وغیرہ لوازمات صفائی سے تیار کئے جاتے ہین۔ اور خوش معاملگی سے کارخانہ انجام دیتا ہے۔ شایقین بطور نمونہ ضرور طلب کرین۔

راقم

محمد عبد اللہ و سعد اللہ تاجران عطر قنوج

کارخانہ عطر فرحت افزا نسیم

اگر آپکو عمدہ عطر و تیل کی ضرورت ہو تو قنوج کے مشہور قدیم کارخانہ فرحت افزا نسیم سے منگوائیے روح خوش ہو جاوے گی۔

مختصر فہرست یہہ ہے

گلاب ۶ر سے عہ تک	مشک عنبر ۸ر سے عہ تک
کیوڑا ۲ر سے عہ تک	ہنمت ۲ر سے عہ تک

موتیا ۲ر سے عہ تک + باندی ۱ر سے تک
حنا ۱ر سے ۱ر تک + حس ۲ر سے عہ تک
چنبیلی ۲ر سے عہ تک + ناگرین فی شیشی ۸ر
مفصل فہرست منگوانے سے بھیجی جاوے گی

المشتہر منیجر کارخانہ فرحت افزا نسیم قنوج

جسکو کہ کیمیکل اگزامینر اور کیمسٹری اہل اسکول لندن کے ممبر اور مشہور ڈاکٹر ڈبلو آر کریپر صاحب ایف - سے - یس - اے - آر - یس - یم نے جانچکر سرٹیفکٹ عطا فرمایا ہے -

یہ نمک سلیمانی امراض معدہ مثلاً کمی اشتہا - پیٹ کا درد - نفخ - کھٹی یا جلی ہوئی ڈکارون کا آنا - غذا کا پورے طور سے ہضم نہ ہونا یا اس کی وجہ سے جو بیماریان مثلاً اسہال پیچس - سوء ہضمی بواسیر قبض وغیرہ کے ہوتے ہین - ان سب شکایتون کو فوراً فائدہ کرتا ہے - امتلائی - کھانسی یا دمہ درد وغیرہ کو بھی بہت جلد دفع کر دیتا ہے چونکہ یہ نمک سلیمانی معدہ کی تمام خرابیون اور بیماریوں کو دور کرکے اسکی قدرتی گرمی اور قوت کا محافظ رہتا ہے اسلئے حالت تندرستی مین اس کے استعمال سے بھوک بڑھتی ہے اور غذا پورے طور سے ہضم ہوکر معمول سے زیادہ خون صالح پیدا ہوتا ہے -

ہزارون مین سے تازہ سرٹیفکٹ

جناب عزیزالدین احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر فیض آباد سے ۲۴ - نومبر ۱۹۰۵ء کو تحریر فرماتے ہین کہ ہمنے آپکے نمک سلیمانی کو بہت مفید پایا - مہربانی فرماکر ایک شیشی اور بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ فرمایئے -

جناب - حاجی حافظ محمد سلیم اللہ صاحب قاضی امرکوٹ سندہ سے ۱۳ - نومبر ۱۹۰۵ء کو تحریر فرماتے ہیں کہ آپکے نمک سلیمانی کا تجربہ بیشتر بندہ نے کیا ہے برابر ہر مرض پر اکسیر کا حکم رکھتا ہے -

جناب مولوی عبدالعزیز محمود صاحب اتالیق جناب راجہ صاحب بہادر کہلی پور متعلقہ ایجنسی بھوپال بتاریخ ۱۲ - نومبر ۱۹۰۵ء کو تحریر فرماتے ہین کہ آپ کے اعجاز نما نمک سلیمانی نے عجب اثر دکھایا چند روز کے استعمال سے شکایات معدہ رفع ہوگئین خداوندکریم آپ کو اجر خیر دے - مین اسکی بھی تصدیق کرونگا کہ آپ کا نمک سلیمانی قوت فربہی بدن و ہاضمہ کے لئے بھی آپ ہی نظیر ہے - مہربانی فرماکر ایک شیشی بہت جلد بذریعہ ویلیو ایبل بھیجکر ممنون فرمایئے -

ملنے کا پتہ ڈی نونہال سنگہ بہارگو منیجر کارخانہ نمک سلیمانی محلہ گائے گہاٹ شہر بنارس

عمدہ مفید دلچسپ اور نصیحت آموز کتابیں

شادی خانہ آبادی - دو مہینہ مین ہزار کتابین ختم ہوئین - یہ دوسرا اڈیشن ہے - قیمت ۱ر انیس خلوت - (عورتون سے کیونکر اور کیسا برتاؤ کیا جاوے) قیمت ۱ر - دوستی ۲ ۱ر راستی تعصب ۱ر - پانی (استعمال کا طریقہ اور اوسکی شناخت) ۱ر - نوکری اور اوس کا فرض ۱ر سان باپ کا استاد - ۱ر - وقت اور محنت ۱ر - علاج الطاعون - (مفصل حالات ۲۸ باب مین درج ہین) ۲ر - گفتگو - ۲۶ طریقون سے مختلف لوگون سے بات کرنے کا بیان ۲ر - معلم - نوعمر لوگون کے لئے مفید نصیحتین اور ہر معمولی کام کرنے کا اچھا طریقہ - قیمت ۲ر - مقدمہ بازی ۱ر - خانہ داری ۱۰ر گلزار حقیقت ۱۰ر

ملنے کا پتہ

منیجر سلیمانی پریس محلہ گائے گہاٹ شہر بنارس

مفت ۵۰ ہزار پڑیہ بطور نمونہ مفت مفت

سرمہ نور

نمونہ کی تعداد پانچہزار سے بڑہا کر ۵۰ ہزار پڑیہ کر دی گئی ہے ، ٹکٹ آنے پر روانہ ہوگی - یہ وہ سرمہ ہے جو پانچ سال سے برابر مفت تقسیم ہو رہا ہے دنیا کے قریب قریب ہر حصہ مین اسکے خریدار موجود ہین سیکڑون سارٹیفکٹ ہمارے پاس معزز ڈاکٹرون اور حکیمون اور رئیسون اور عہدہ دارون کے موجود ہین - جنکے شایع کرنے کے واسطے ایک کتاب کا حجم درکار ہے - مفید ہونے کا اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہوگا - یکم دسمبر سے صرف ۳۱ - دسمبر تک تین ہزار پڑیہ نمونہ کی لوگون نے منگوائین - اس پر تجربہ کے بعد ۵ فیصدی کی فرمایشات آچکی ہین - اور یہ بھی ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ یہ نسخہ ایک فقیر صاحب کمال کا عطیہ ہے اور انہین کی اجازت سے اشاعت عام کی گئی ہے - آنکھ کا کوئی مرض ایسا نہین جسپر دس بیس بار تجربہ نہ ہوا ہو - ہر مرض مین بیحد مفید ثابت ہوا ہے - ابتدائے نزول ماء مین اگر کسی سرمہ نے فائدہ حاصل کیا ہے تو اسی سرمہ نے ورنہ قریب قریب تمام ڈاکٹر اور اطباء اس امر پر متفق ہوگئے ہیں کہ نزول ماء کا سوائے قدح کے اور کوئی علاج نہین - جالا - پھولا - دھند غبار - سبل - پانی جانا - پڑبال - خارش - موتیا بند ابتدائی - سرخی ناخنہ وغیرہ کو چند ہی روز کے استعمال سے کھوتا ہے - بصارت بڑہاتا ہے عام طور پر اسکے استعمال سے عینک کی حاجت نہین رہتی اور حالت مرض مین لگائیے تو ازالہ مرض کیلئے اکسیر ہے - ایک تولہ سرمہ سال بھر سے زاید کے لئے کافی ہے ہر حصہ ملک مین ایجنٹون کی ضرورت ہے - تاجرون اور دوا فروشون اور ڈاکٹرون کو اسطرف متوجہ ہونا چاہئے - اور قواعد ایجنسی درخواست آنے پر روانہ کئے جائینگے - دریافت طلب امور کے لئے جوابی کارڈ آنا ضروری ہے - فرمایشات بذریعہ ویلیو پے ایبل منگوانے پر جانبین کا اطمینان ہوگا - محصول وغیرہ ذمہ خریدار - بلحاظ فائدہ عام قیمت سرمہ خاکی فی تولہ عہ سرمہ سیاہ بصری فی تولہ ۸ر

کم خرچ بالانشین

دیسی تجارت کو ترقی دینے کے واسطے ہم نے سوتی لنگی اور مشروع اور مختلف الوضع پختہ رنگ کی تیاری کا بھی انتظام کیا ہے جو مستورات کے واسطے نہایت عمدہ تحفہ ہے اور خوش وضعی مین یہان کے چابکدست کاریگرون نے یہ کمال دکھایا ہے کہ بالکل ریشمی معلوم ہوتے ہین اور پائداری مین تو ریشمی کی کوئی حقیقت ہی نہیں ایک دفعہ منگوا کر ملاحظہ فرمایئے -

قیمت فی تہان قسم اول طول ۴ گز ۱۰ گرہ عرض ۴ اگرہ عہ قیمت فی تہان قسم دوم طول ۴ گز ۸ گرہ - عرض ۱۰ اگرہ عہ

جملہ خط وکتابت و ترسیل زر بنام منیجر کارخانہ سرمہ نور کاکوری ضلع لکھنو ہونی چاہئے

المشتہر محمد اعجاز علے مالک کارخانہ سرمہ نور کاکوری

بچون کی تندرستی

والدین کے لئے ہمیشہ گہرے تعلق خاطر کا موجب ہوتی ہے - اگر چہ بچہ سست پژمردہ ہے - اور بھوک تھک گئی ہو - تو اسکو فوراً

اسکاٹس ایملشن

دینا چاہئے - اسکے دودھ میں اسکے چند قطرے ملا دینے سے بچہ میں بڑا فرق پڑجائیگا - وہ خوش وخرم اور بشاش ہو جائیگا - اور کھانا رغبت سے کھائیگا - جو تندرستی کی یقینی علامت ہے -

ہاتھہ سے چھوا نہیں جاتا

ہمیشہ اس نشان ماہی گیر کا ایملشن لو (اسکاٹ کے طریقہ ساخت کا نشان ہے)

فروخت کے لئے سب دوا فروشون کے ہان موجود ہے -

اسکاٹ اینڈ براون لمیٹڈ مینوفیکچرنگ کیمسٹس لنڈن

انوار احمدیہ پریس قادیان مین شیخ یعقوب علی تراب احمدی اینڈ سنز مالکان کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا -

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

تمام جماعت احمدیہ کے لئے اعلان

چونکہ ڈاکٹر عبد الحکیم اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ نے جو پہلے اس سلسلہ میں داخل تہا نہ صرف یہ کام کیا کہ ہماری تعلیم کا اور دائمی یقینوں سے جو خدا نے ہم پر ظاہر کیں منہ پھیر لیا بلکہ اپنے خط میں وہ سختی اور گستاخی دکھلائی اور وہ گندے اور ناپاک الفاظ میری نسبت استعمال کئے کہ بجز ایک سخت دشمن اور سخت کینہ ور کے کسی کی زبان اور قلم سے نکل نہیں سکتے اور صرف اسی پر کفایت نہیں کی بلکہ بیجا تہمتیں لگائیں اور اپنے صریح لفظوں میں مجھکو ایک حرام خور اور بندہ نفس اور شکم پرور اور لوگوں کا مال فریب سے کہانے والا قرار دیا اور محض تکبر کی وجہ سے مجھے پیروں کے نیچے پامال کرنا چاہا اور بہت سی ایسی گالیاں دیں جو ایسے مخالف دیا کرتے ہیں جو پورے جوش عداوت سے ہر طرح سے دوسرے کی ذلت اور توہین چاہتے ہیں اور یہ بھی کہا کہ پیشگوئیاں جنپر ناز کیا جاتا ہے کچھ چیز نہیں مجھ کو ہزارہا ایسے الہام اور خوابیں آتی ہیں جو پوری ہوجاتی ہیں۔ غرض اس شخص نے محض توہین اور تحقیر اور دل آزاری کے ارادہ سے جو کچھ اپنے خط میں لکھا ہے اور جسطرح اپنی ناپاک بدگوئی کو انتہا تک پہونچادیا ہے ان تمام تہمتوں اور گالیوں اور عیب گیریوں کے لکھنے کے لئے اس اشتہار میں گنجایش نہیں علاوہ اسکے میری تحقیر کی غرض سے جھوٹ بھی پیٹ بھر کے بولا ہے مگر مجھے ایسے مفتری حربہ گو لوگوں کی کچھ پروا نہیں کیونکہ اگر جیساکہ مجھے اسنے دغاباز حرام خور مکار فریبی اور جھوٹ بولنے والا قرار دیا ہے اور طریق اسلام اور دیانت اور پیروی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے باہر مجھے کرنا چاہا ہے اور میرے وجود کو محض فضول اور اسلام کے لئے مضر ٹھہرایا ہے۔ بلکہ مجھے محض شکم پرور اور دشمن اسلام قرار دیا ہے۔ اگر یہ باتیں سچ ہیں تو میں اس کیڑے سے بھی بدتر ہوں جو نجاست سے پیدا ہوتا اور نجاست میں ہی مرتا ہے لیکن اگر یہ باتیں خلاف واقعہ ہیں **تو میں امید نہیں رکھتا کہ خدا ایسے شخص کو اس دنیا میں بغیر مواخذہ کے چھوڑے گا جو مرید ہوکر اور پھر مرتد ہوکر اس درجہ تک پہونچ گیا ہے** کہ جو ذلیل سے ذلیل زندگی بسر کرنے والے جیسے چوہڑے اور چمار جو شکم پرور کہلاتے ہیں اور مردار کہانے سے بھی عار نہیں رکھتے ان کی مانند مجھے بھی محض شکم پرست اور بندہ نفس اور حرام خور قرار دیتا ہے۔

اب میں ان باتوں کو زیادہ طول دینا نہیں چاہتا اور خدا کی شہادت کا منتظر ہوں اور اوس کے ہاتھ کو دیکھ رہا ہوں اور اس اشارہ پر ختم کرتا ہوں انما اشکوا بثی و حزنی الی اللہ و اعلم من اللہ ما لا تعلمون۔

اب چونکہ یہ شخص اس درجہ پر میرا دشمن معلوم ہوتا ہے جیساکہ عمر بن ہشام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت اور جان کا دشمن تہا اسلئے میں اپنی تمام جماعت کو متنبہ کرتا ہوں کہ اوس سے بکلی قطع تعلق کرلیں اسکے ساتھ ہرگز واسطہ نہ رکھیں ورنہ ایسا شخص ہرگز میری جماعت میں سے نہیں ہوگا ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین۔ آمین آمین آمین۔

المشتہر

خاکسار مرزا غلام احمد مسیح موعود
از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سچی بشارت

دنیا پر روشن ہے کہ آنحضرت صلعم کی بعثت سے پہلے عرب کی کیا حالت تہی اور بعد میں کیا ہوئی اور یہ غیر معمولی تبدیلی اور ترقی محض اسوجہ سے ہوئی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاک انفاس کے تزکیہ سے انہوں نے خدا کی کامل اور اتم ہدایت (یعنی قرآن مجید) کی سچی معرفت حاصل کرکے اس کی سچی اتباع کی تہی اور پھر جب وہ اتباع اہل اسلام میں نہ رہی تو خدا کے وعید کے موافق وہ روحانی اور جسمانی عروج بہی بتنزل ہوگیا۔ یہانتک موجودہ حالت تک نوبت پہنچی کہ جسکا خاکہ اسلامی جہاں اور اسلامی لٹریچر آج کل کسی قدر کہینچ رہے ہیں اور باوجود اس کے پہر بہی کتاب اللہ سے اسقدر بے اعتنائی کی گئی کہ رفتہ رفتہ اسکی سچی معرفت بہی مفقود ہوگئی لیکن چونکہ اسلام وہ مذہب نہیں تہا کہ لوگوں کی بے اعتنائی کے ساتھ خدائے ذوالجلال بہی اس سے بے اعتنا ہوجائے۔ بلکہ یہ وہ پاک مذہب ہے کہ جسکی حفاظت کا خود اس نے وعدہ فرمایا ہوا ہے اور صاف طور پر یہ بہی وعدہ کیا تہا کہ جب آخری زمانہ میں لوگوں کی بے اعتنائی آخری حد تک پہونچ جائیگی اور وہ اسکی اس حالت کو دیکھکر بیرونی حملے بہی اس زور سے کئے جائینگے کہ بہت سے لوگ یقین کر اوٹھیں گے کہ اب اس کا خاتمہ ہے تو میں اس وقت اوسکی خبر گیری اور دستگیری کرونگا اور اپنے خاص فضل سے مصلح اور علمنا من لدنا علماً کا مصداق بناکر دنیا میں بہیجونگا۔ تاکہ وہ بیرونی حملوں کا دفع اور اندرونی خللوں کی اصلاح کرکے پہر قرآن مجید کی معرفت دنیا میں قایم کرے اور سچی اتباع کی روح لوگوں میں پہونک دے۔ چنانچہ خداوند کریم کے فضل سے وہ موعود الٰہی آج ہم میں موجود ہے اور خدا کے زبردست نشانوں اور تائیدوں اور نصرتوں سے موئید ہوکر اپنے مفوضہ خدمات کو بڑی کامیابی کے ساتھ سر انجام دے رہا ہے۔ آپ کے پاس مخلصین کی ایک جماعت ہے جوکہ رات دن اسی فکر میں رہتی ہے کہ آپ کے پاک مذہب اور کلمات طیبات کو جوکہ عین قرآن ہے۔ یا بہ الفاظ دیگر قرآن مجید کی وہ اصلی دلربا اور جلال نما صورت ہے جو فیج اعوج کے معرے میں رہے ہے۔ جیسےکہ وہ حضرت خاتم النبیین کے وقت میں معرے اور مبرے تہی کسی طرح موافقین و مخالفین تک پہونچاوے چنانچہ اسی غرض کے پورا کرنے کے لئے بہت سے رسالہ اور اخبارات جاری کئے گئے ہیں اور نئی نسل کو اس فیض سے بہرہ یاب کرنے کے لئے ایک خاص ناظم التعلیم کمیٹی قایم کی گئی ہے کہ جس کے زیر اہتمام مدرسہ تعلیم الاسلام میں قوم کے بچے ہاں سعید بچے تعلیم تربیت حاصل کررہے ہیں اور آپ کے رنگ سے رنگین۔ حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے درس قرآن سے کمائی فائدہ حاصل کر رہے ہیں سیایوں کہو کہ خدا کے تازہ فیض اخص سے بہرہ ور ہوکر اس کے لئے تیار ہورہے ہیں۔ کہ صلح اور امن کے ساتھ خدا کے پاک دین کی روشنی کو دنیا کے اقطار میں پہونچائیں۔ لیکن باوجود اس کے اسوقت تک اس امر کا کافی انتظام نہ ہوا تہا کہ حضرت مولانا صاحب کے درس قرآن سے باہر کے اصحاب پورے طور پر متمتع ہوسکیں۔ جو بشارت میں نے عنوان پر لکہی ہے وہ یہ ہے کہ اس ضرورت عظمیٰ اور فائدہ کبریٰ کے پورا کرنے کی طرف اس محسن قوم ناظم التعلیم کمیٹی نے اپنی توجہ مبذول فرماکر یہ تجویز پاس فرمائی ہے۔ کہ مدرسہ تعلیم الاسلام کی طرف سے تعلیم الاسلام نام ماہوار رسالہ جاری کیا جاوے۔ جس میں حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کا درس قرآن بالاستیعاب اور مسلسل درج ہو۔ مخالفین کے اعتراضوں کے جواب اور مذاہب باطلہ کے استدلالوں کی تردید۔ وقتاً فوقتاً مدرسہ کے حالات سے قوم کو خبر دینا بہی ایک ضروری امر ہے۔ اور یہ بہی اس رسالہ کے ذریعہ پورا کیا جائیگا یہ رسالہ چالیس صفحہ کا ہوگا۔ اور بنظر تعمیم فائدہ اس کی قیمت عہ رکہی گئی ہے۔ اس کا پہلا پرچہ یکم جولائی ۱۹۰۶ء کو انشاء اللہ تعالےٰ شائع ہوگا

المشتہر خاکسار شیر علی عفی اللہ عنہ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔
منیجر رسالہ تعلیم الاسلام

استفسار اور اونکے جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت شریف حکیم الامۃ مولانا مولوی نور الدین صاحب ایک دو مسائل خدمت شریف میں تحریر کئے جاتے ہیں۔ انکا جواب الحکم میں شائع کرکے سرفراز فرماویں تاکہ عام لوگوں میں بہی مفید ہوں۔

(۱) استعمال دانہ کہانڈ کی بابت کیا حکم ہے مشہور ہے کہ اسکی سازش ناجائز اشیاء سے ہوتی ہے۔

(۲) زمین کا رہن لیکر اوسکی آمدنی سے فائدہ اٹہانا اس پر مفصل بحث ہونی چاہئے۔ اور اقوال ائمہ سابقہ بہی اسکی بابت درج ہونے چاہئیں۔

(۳) بیاہ شادیوں میں جو زیور وغیرہ سسرال اور والدین لڑکیوں کو دیتے ہیں وہ ملکیت کس کی ہوتا ہے۔ رواج تو یہ ہے کہ لڑکی کے مرجانے سے سب کا سب اوسکے سسرال رکھ لیتے ہیں۔ اس پر بہی مفصل بحث ہو۔ فقط

میں امید کرتا ہوں کہ ہفتہ آیندہ الحکم میں انکا جواب آپ شائع کردینگے۔

راقم۔ اسمعیل پٹواری کلاس والا تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

الجواب

اللہ نے حرام چیزوں کی تفصیل کردی ہے۔ اور احادیث میں اور بہی واضح کیا گیا ہے۔

(۱) دانہ کہانڈ کی حرمت شرع اسلام میں بالکل ثابت نہیں۔ یہ ہنود کی سودیشی تحریک کی بات معلوم ہوتی ہے جو اون کے اپنے اغراض کے متعلق ہے۔ ہم اہل اسلام کو ایسے خیالی وساوس میں پڑنا مناسب نہیں۔ عیسائیوں کے پانی اور کہانے کو خدا تعالےٰ نے حرام نہیں کہا اور کہا ناجائز رکہا ہے۔ ہاں شراب۔ سور اور مردار۔ جو موجودہ عیسائی استعمال کرتے ہیں۔ قرآن کریم نے اسکو جائز نہیں رکہا۔ اور قرآن میں صاف ہے۔ **وقد فصل لکم ما حرم علیکم۔**

(۲) زمین یا جانور کا رہن رکہنا جائز ہے۔ اگر اوس پر مرتہن کا کچھ خرچ ہوتا ہے تو نفع یا نقصان برداشت کرسکتا ہے۔ اور اسپر کئی دفعہ الحکم میں بحث ہوچکی ہے۔

(۳) جو زیور اور مال شادی میں بیوی کے گھر لانے سے پہلے دیا گیا ہے وہ سب بی بی کا مال ہے۔ اور جو گھر لانے کے بعد دیوے تو وہ جسکو دیوے اوسکا مال ہے۔ کیا معنے۔ کہ بیوی کے بھائی یا باپ یا ماں یا رشتہ داروں کو کچھ دیا جاتا ہے وہ انکا مال ہے۔ اور اوسنے سلوک کیا

ایک سربستہ راز کھلتا ہے

عداوت اور بیجا مخالفت ایک تاریک غبار ہے جو دل و دماغ کو مکدّر کرکے انسان کو صحیح نتائج پر پہونچنے سے روک دیتا ہے۔ پس اس آئین اور دستور سے ناواقف نہیں جو ہمیشہ سے خداتعالےٰ کے برگزیدہ بندوں اور راستبازوں کے مقابل ہمیشہ سے چلا آیا ہے انکو تباہ و برباد کرنے کے لئے ہر قسم کے منصوبے کئے جاتے ہیں ان کی مخالفت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جاتا جہاں ایک طرف ان کی ایذا رسانی کی تجویزیں کی جاتی ہیں تو ان دوسری طرف مختلف طریقوں سے لوگوں کو ان کے پاس جانے سے روکا جاتا اور ان کی مجلسوں سے بدظن کیا جاتا ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں انبیاء ورسل کی تاریخ پڑھو اور ان کے مخالفین کے واقعات پر نظر کرو۔ لیکن آخر محض الحق ہو کر رہتا ہے اور وہ شریر مخالف اپنی زبان سے خواہ حالی ہو یا قالی کہہ اٹھتے ہیں

انا کنا لخاطئین

اس زمانہ میں بھی جب خداتعالےٰ نے وعدہ کے موافق اپنے مامور کو بھیجا تو اسی سنت و آئین کے موافق اسکی مخالفت کے لئے بھی تدابیر کی گئیں مگر وہ خداتعالےٰ کے وعدہ کے موافق کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی ہر میدان میں مظفر و منصور ہوا اور مخالفین اپنے منصوبوں میں نامراد اور ناکام رہے۔ میں اسوقت ان مکاید کی تصریح نکروں گا جو اسکی مخالفت میں بد اندیش مخالفوں نے استعمال کئے صرف ایک خاص امر کا تذکرہ کرنا میرا مقصود ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ سال گذشتہ میں مینے ایک اخبار اہلحدیث نام میں ایک مضمون اس عنوان سے پڑھا "ہمنے مرزائیوں کو کیسا پایا"

اس میں ایک مولوی عبداللہ نام نے اپنے قیام قادیان کے کچھ حالات لکھے ہیں مجھے خیال تھا۔ کہ ایڈیٹر صاحب الحکم اس مضمون پر کچھ روشنی ڈالیں گے لیکن انہوں نے سکوت اختیار کیا اسوجہ سے نہیں کہ وہ مضمون مسکت اور واقعات غیر معمولی تھے بلکہ محض اسوجہ سے کہ ایسی لایعنی تحریر دن پر نوٹس لینا تضیع اوقات ہے۔ مجھے ایڈیٹر اہلحدیث پر بھی افسوس ہے کہ باوجودیکہ اسماء الرجال پڑھے ہوئے ہونے کے مدعی ہیں اور اہلحدیث کہلاتے ہیں اور ایڈیٹر ہونے کی حیثیت سے انکی تنقیدی قوت اور بھی بڑھ جانی چاہئے تھی مگر انہوں نے بجب علی بل لبغض معاویہ پر عمل کرکے اس سلسلہ مضمون پر کسی قسم کا غور کئے بدون چھاپ دیا۔ چنانچہ اگر ضرورت پڑی تو میں ایڈیٹر صاحب اہلحدیث کو اس مضمون کے متعلق لکھکر بتاؤنگا کہ وہ کہانتک قابل توجہ ہے لیکن بہرحال ہمنے خاموشی کے ساتھ اس مضمون کو چھپنے دیا اور پڑھتا رہا۔

اب جبکہ مضمون مذکور ختم ہو چکا تو ضروری ہوا کہ مضمون نویس صاحب کی حقیقت کو طشت ازبام کر دیا جاوے اور ناظرین حیران ہو جائیں گے جب یہ معمّا پبلک میں کھلے گا۔ اگر اہلحدیث کے ایڈیٹر میں کچھ بھی دیانت و خداترسی ہے تو اسے چاہئیے کہ اس راز سربستہ کے انکشاف سے اپنے ناظرین کو بھی محظوظ کریں مگر میرا خیال ہے کہ چونکہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ عداوت اور بیجا مخالفت نے انکے دل و دماغ کو پراگندہ کر چھوڑا ہے وہ کبھی یہ جرأت نکریں گے۔ راقم مضمون مذکور نے بڑے شد و مد سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت کی اور اہلحدیث میں اس مخالفت کے غبار کو شائع کیا مگر یہ کیسی عجیب بات ہے کہ جن ایام کے واقعات اسنے اہلحدیث میں شائع کئے ہیں انہیں ایام میں مندرجہ ذیل خط وہ ڈیرہ غازیخان کے ایک محرر جوڈیشل کو لکھتا ہے یہ کارڈ ۲۱۔ مئی ۱۹۰۵ء کو ڈاکخانہ قادیان میں پوسٹ ہوا ہے اور ۲۳ مئی ۱۹۰۵ء کو ڈیرہ غازیخان میں تقسیم ہوا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اما بعد جوابًا سچ سچ گذارش ہے کہ باقتضائے شرافت و عدم موجودگی کسی دلیل کے جو معاذاللہ مرزا صاحب کی افترا پردازی پر دال ہو بوجوہ آخری جو میں یہاں قلمبند کرنے سے معذور ہوں میں مرزا صاحب کی نسبت یقین کرتا ہوں کہ وہ اپنے دعوے میں سچے ہیں اپنی جس مضمون کی نسبت وہ یہ کہتے ہیں کہ مجھے الہام ہوا میرے نزدیک اسمیں انکی ہرگز خلاف بیانی نہیں ہوا کرتی بلکہ سچ سچ کہتے ہیں میں انہیں ان حالات سے جو ابتک مجھے حاصل ہوئے اور نیز ان کے چلن سے ان کو اشرف جانتا ہوں۔ اور اسوقت تک کی دیکھ بھال و گفت و شنید سے یہی میرا خیال ہے کہ انکی بیعت میں شامل ہونا شاید حسرت کا موجب ہوگا۔ مرزا صاحب کا معاملہ میرے نزدیک ایسا نہیں کہ اسکو خفیف سمجھکر اسکی طرف توجہ نکی جاوے۔ چونکہ احادیث و قرآن کو وہ بھی بدل و جان مانتے ہیں اور عام دنیا کیطرح قرآن کی بعض آیات یا بعض صریح احادیث کے ظاہر اور متبادر معنی سے تاویل کرنا مجھ پر شاق ہوتا ہے لہذا میں جب تک کہ ان احادیث و آیات کو کسی مستند احمدی یا خود مرزا صاحب سے فیصلہ نکرلوں آخری مذہب اسبارہ میں نہیں کہہ سکتا اسی لئے میں واپس آیا ہوں اور یقینًا یہاں رہوں گا گو پہلے چلا جانا ہی منظور ہے۔ معلوم ہوتا تھا میں نے الف سا کا امتحان نہیں دیا تھا بوجہ پوری تیاری نہ ہوسکنے کے۔ میری کرسی اور سپٹ ہان مولوی کے پاس ہیں۔ تاکہ خراب نہو جاویں میں انہیں بیچنا چاہتا ہوں۔ لہذا آپ کا ارادہ ہو تو وہ لے لیں۔ وہ دو روپیہ انکی اصلی قیمت ہے اور سردست یہی ہیں۔ کرلے سے پوچھ لینے سے چمک سکتی ہے۔ جو قیمت مناسب خیال کریں مجھے عذر نہ ہوگا۔ ڈیڑھ ڈیڑھ روپیہ یا جسقدر آپ کہیں مجھے منظور ہے۔ اگر نہیں تو مولوی موصوف وہ بیچکر قیمت آپکے حوالہ کر دیگا۔ جو بھیجیگا میں خود خورگر دراز خدمت کر دونگا ذرا تسلی کریں۔ مولوی صاحب کو میں نے لکھ دیا ہے۔ راقم عبداللہ

اب یہ خط ناظرین کے سامنے ہے وہ اس پر غور کریں اور بتائیں کہ یہ شخص اپنے قیام قادیان میں اپنی تحقیقات اور تفتیش کا نتیجہ کیا پیش کرتا ہے۔ اس خط کے لکھنے میں اسکو کسی نے مجبور نہیں کیا۔ پھر یہاں سے جانیکے بعد جسکی وجوہات میں پھر ضرورتًا بتاؤنگا اسنے جو کچھ اہل حدیث میں لکھا ہے اسکی کیا وقعت رہ سکتی ہے؟ اب دو باتوں میں سے ایک ضرور غلط ہے یا تو اسنے اہلحدیث میں جو کچھ لکھا ہے وہ بالکل بیہودہ اور لغو ہے اور یا اس خط میں جو کچھ لکھا ہے محض نفاق سے لکھا ہے۔ وہ خود اپنے لئے جو نام تجویز کرے اسکا اختیار ہے اہلحدیث میرے اس مضمون کو چھاپ دے اور اس سے اسکا جواب طلب کرے کہ اب وہ کیا کہتا ہے میں اسکے مضامین پر بھی ایک آرٹیکل لکھونگا۔ اگر توفیق ملی۔ اور اہلحدیث نے بذریعہ اخبار وعدہ کیا کہ وہ اس سلسلہ مضامین کو اہلحدیث میں چھاپ دیگا۔ یہ ہیں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخالف اور ان کی کرتوتیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اگر اس قسم کی مخالفت سے یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ کو بدنام کرکے لوگوں کو گمراہ کریں تو وہ یاد رکھیں کہ یہ لعنت الٹ کر انہیں پر پڑیگی اور انکے اندرونی حالات کو طشت ازبام کرنیکا ذریعہ ہوگی۔ وہ خدا سے ڈریں اور ایسی کرتوتوں سے باز آئیں خداتعالےٰ کے اس سلسلہ کو ایسی بیہودگیوں سے یقینًا کوئی گزند نہیں پہونچ سکتا بلکہ یہ انکے سر سبز کھیت میں کھاد کا کام دیں گی۔

اتقوا اللہ ان کنتم مومنین۔

راقم واقعات حقہ پر غور کرنے والا احمدی جرنلسٹ

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی اور لفظ قمر

مولوی اشرف علی صاحب کے رسالہ خطاب الملیح پر ایک مفصل ریویو تشحیذ میں اور الحکم مطبوعہ ۲۸ جنوری کے ذریعہ ہدیہ ناظرین کر چکا ہوں جس کو پڑھکر بعض کی نہایت سنجیدہ اور متین مولوی صاحبوں نے (جنکو میں نیک فطرت اور تمام نجیب آبادی مولویوں میں ذی علم اور بزرگ سمجھتا ہوں) وہی کتاب خطاب الملیح پیش کرکے کسوف و خسوف والی حدیث کے متعلق مولوی اشرف علی صاحب کی عبارت پر توجہ دلائی جسمیں انہوں نے مختصر طور پر قرآن شریف کی دو آیتوں کو یہ ثابت کرنیکی کوشش کی ہے کہ لفظ قمر کا اطلاق ہلال پر بھی ہو سکتا ہے اور اسلئے دار قطنی کی حدیث کے متعلق (انکے نزدیک) مرزا صاحب کی وہ مشہور توجیہ (جسکو ہر ذی علم تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتا) غلط ہے میرے قلب میں تحریک پیدا ہوئی کہ خطاب الملیح پر ایک مفصل ریویو ہونا چاہئیے تھا جو مولوی اشرف علی صاحب کے نفیس مغالطوں اور باریک غلطیوں کو پوشیدہ نہ رہنے دے یہ مفصل ریویو خدا کو منظور ہوگا ہدیۂ ناظرین ہوگا مگر دست اس مذکورہ بالا امر کے متعلق کچھ ذیل میں عرض کرتا ہوں۔

مولوی صاحب موصوف نے جو آیتیں پیش کی ہیں ان میں سے ایک آیت تو یہ ہے وقدرناہ منازل لتعلموا عدد السنین والحساب۔ یہ آیت لکھکر مولوی صاحب فرماتے ہیں۔ "ظاہر ہے کہ یقینی امر ہے کہ بتیر بدر آگے حساب جانا ہے۔ اول ہی شب سے شروع ہو جاتا ہے باوجود اسکے اس حالت میں ہلال کو قمر ہی کہا گیا۔" میں کہتا ہوں اس آیت سے یہ استدلال کرنا کہ لفظ قمر ہلال پر اطلاق ہو سکتا ہے مولوی صاحب انصاف کریں کسقدر مستبعد ہے الفاظ آیت میں کہیں اسکا ذکر نہیں جب تک مولوی صاحب کلیہ اس آیت کے ساتھ شامل نہ کیا جاوے "یقینی ہے کہ سیر منازل کا آگے حساب جانا اول ہی شب سے شروع ہوتا ہے" ہرگز مولوی صاحب کا استدلال پورا نہیں ہوتا حساب کرنا ایک ایسا اعتباری امر ہے کہ جسکو بدر سے بہ نسبت ہلال کے زیادہ تعلق ہے یہی وجہ ہے کہ آدمی کو ہلال کے متعین کرنے میں غلطی ہو جیسا کہ اکثر ہو جاتی ہے مگر تیسیر کرنے میں غلطی نہیں ہو سکتی اور بدر قمر کے تحت میں داخل ہے سواسکے کہ اگر اطلاق چاند پر تیرھویں سے پندرھویں تک ہو سکتا ہے تو چودھویں تاریخ کے چاند پر بدر کا اولیٰ ہوا۔ حساب کے لئے ضرورت ہے کہ کسی یقینی چیز پر بنیاد رکھی جاوے یہ بات ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ ہلال میں کہانتک حاصل ہے یہ امر پوشیدہ نہیں کہ لوگوں کو قمری مہینوں کی پہلی تاریخ کے متعین کرنے میں کیسی غلطی ہوتی ہے مگر یہ بات بدر کے تعین میں کبھی نہیں ہوتی اور حساب کرنا اعتباری امر ہے چاند کی کسی تاریخ سے بھی شروع کیا جا سکتا ہے چنانچہ ہندوؤں کے یہاں بدر سے ہی مہینہ شروع ہوتا ہے غرض اس آیت شریفہ کا یہ مطلب قرار دینا کہ ہمنے بدر کو تمہارے لئے آلۂ حساب بنایا زیادہ قرین قیاس ہے۔ علاوہ ازیں قاعدہ ہے کہ جبتک کوئی تعذر موجود نہو ہمیشہ فرد کامل مراد لیا جاتا ہے یہاں لفظ قمر کا فرد کامل بدر مراد لینے کے لئے کئی وجوہ معقولہ موجود ہیں۔

دوسری آیت والقمر قدرناہ منازل حتی عاد کالعرجون القدیم میں بھی اگر قمر سے وہی بدر مراد لیا جاوے تو آیت کے معنی زیادہ صاف اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ پر زیادہ صراحتہً دال ہونگے مولوی صاحب موصوف فرماتے ہیں "حاصل یہ کہ خلاف قاعدہ ہیئت ہوگی" یہ خود مولوی صاحب کا استنباط ہے اور صریح الفاظ سے ہرگز یہ مطلب پیدا نہیں ہوتا تعجب ہے کہ مولوی صاحب بلا استنباط (اور وہ بھی اکثر مخالف عقل) ٹکر انہیں توڑتے اور دوسروں پر یہ تاکید کہ جو جو تعذر عقلی الفاظ کے صریحی معنی ہی لینے چاہئیں یہ مولوی صاحب کا یہ حاصل حدیث کی لفظ آیت کی بنا پر ہے حالانکہ خداوند تعالیٰ اکثر جگہ قرآن شریف میں بالکل طبعی باتوں کو مثل ہواؤں کے چلنے وغیرہ کے اپنی آیت سے تعبیر کرتا ہے۔ دوسرے یہ کسوف و خسوف اگرچہ بقاعدہ ہیئت ہوا مگر اسمیں آیت ہونیکی صلاحیت اور اس مفہوم کی مطابق بھی موجود ہے جو مولوی صاحب کے ذہن میں ہے کیونکہ اس قسم کا کسوف و خسوف ابتدائے عالم سے نہ تو ابتک ہوا اور نہ آئندہ ہو۔ اس آیت شریفہ میں خداوند عالم اپنی قدرت کاملہ پر اسطرح استدلال کرتا ہے کہ ہم نے قمر جیسی چیز کو عرجون القدیم کی شکل بنا دیا اب اگر یہ کہا جاوے کہ کالعرجون القدیم پر بھی قمر کا ہی اطلاق ہو سکتا ہے تو گویا یہ لازم آئیگا کہ خدا نے قمر کو قمر بنا دیا میں پوچھتا ہوں اسمیں کمال ہی کونسا ہوا لہذا کالعرجون القدیم یعنی ہلال کے مفہوم کو جہانتک ہو سکے قمر کے مفہوم کو بعید قرار دینا چاہئیے اور یہ بات جبھی ممکن ہے جب وہ معنی لئے جائیں جو مینے بیان کئے ہیں۔ اسکے جواب میں اگر مولوی صاحب یہ کہیں کہ عاد کا فاعل ضمیر مستتر ہے جو راجع ہے قمر کی طرف اور اسلئے قمری کالعرجون القدیم ہے یہ صرف لفظی نزاع ہے (مولوی صاحب کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف میں ہی اسکے متعلق تحقیق کرنا چاہئیے تہا۔) راقم اکبر شاہ خان احمدی نجیب آبادی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نحمدہ ونصلی علیٰ نبیہ الکریم

پیام اسلام

اور

پادری احمد مسیح نابینا واعظ ایس

پی جی مشن دہلی کا ہار جانیکا اقرار اور میدان مباحثہ سے فرار

ناظرین آپ کو معلوم ہوگا کہ ۲- مارچ لغایت ۱۳ اپریل ۱۹۰۶ء برابر ہفتہ وار اس راقم قاسم علی احمدی اور پادری احمد مسیح نابینا واعظ مشن دہلی کا مباحثہ اس مسئلہ پر کہ "آیا مسیح علیہ السلام واقعی صلیب پر قتل ہوئے یا نہیں؟" ہوتا رہا۔ جسقدر ناکامی اور ذلت واعظ نابینا کو خدا کے فضل سے اس مباحثہ میں میرے مقابل ہوئی وہ ایسی نہیں ہے جو عیسائیوں کے دلوں کو عموماً اور احمد مسیح اینڈ کمپنی کے دل کو خصوصاً مٹھا دے۔ اس سے زیادہ ناکامی اور شکست کی دلیل کیا ہو سکتی ہے کہ دشمن اپنی زبان سے ہار جانیکا اقرار کرے جیساکہ احمد مسیح نے ۲۸ مارچ ۱۹۰۶ء کے جلسہ میں علی رؤس الاشہاد مان لیا کہ "**مین ہار گیا تو کیا ہوا میری قوم تو نہیں ہار گئی**"۔ یہہ وہ اقرار ہے جو خدا نے خصم کی زبان کو حسب مقولہ مشہور "حق بر زبان جاری گردد" نکلوا دیا جسکی اظہار کے بعد بیچارہ نابینا آجتک بچتا رہا ہے۔ اے **حضرات دہلی** آپنے اس سے پہلے بھی کبھی یہ الفاظ اس مشن کے واعظ کی زبان سے کسی دیگر مباحثہ میں سنے تھے؟ کبھی عام جلسہ میں کسی کے مقابل اسنے پہلے بھی اپنی عجز کا اقرار بزبان حال وقال کیا تھا؟ کبھی نہیں! اپنی تمام عیسائی لائف مین اوسکے لئے یہہ پہلا دن ماتم کا تھا کہ جسدن میں اوسکے سارے منصوبے مع اوس کے ممبران پارٹی کے (جو نام کے مسلمان اور کام کے کرسٹان ہیں) خدا قادر نے خاک مین ملا کر ایک **فتح نمایاں** اس ناچیز ذرہ بیمقدار کو ایسی عطا فرمائی کہ جملہ حاضرین جلسہ نے ہی (جنمیں معزز اہل علم اصحاب ہر فرقہ کے موجود تھے) یکزبان ہو کر حلفیہ شہادت حقہ ادا فرما کر ڈگری ہمارے حق میں کردی اور یہ وہ شہادت ہے جسکو نابینا اینڈ کو اگر ذرا بھی بوئے ایمان وحیا رکھتے ہونگے تو رد نہیں کر سکتے۔ اس لئے بدقسمتی سے نابینا صاحب نے تیسرے ہفتہ کے جلسہ میں یہ اظہار بھی کر دیا تھا کہ حاضرین جلسہ کو فریقین کے مذہب سے کوئی تعلق اور لگاؤ نہیں ہے سوائے معدودے چند پانچ دس احمدیوں کے "۔ بلکہ آپ نے ترقی کر کے یہانتک فرما دیا کہ سامعین فریقین کو "چھوٹے اور بڑے عیسائی" کے لقب سے یاد کرتے ہیں "احمدیوں کو مسلمان نہیں سمجھتے"۔ اس بنا پر یہ شہادت حقہ مسلمہ خصم ہونیکی وجہ سے نابینا اینڈ کو کے حق میں عمر بہر کو داغ نامرادی وناکامیابی کا دیگئی جسکی تلافی سوائے رجوع بحق اور طرح ناممکن ہے۔

مزید براں یہہ کہ آپ نے ۱۳- اپریل والے جلسہ مین جو آپ کی مفروری کا دن تہا اپنی تقریر کی ابتدا ہی یوں شروع فرمائی۔ کہ "حاضرین آپنے جو جلسہ گذشتہ میں میرے برخلاف احمدی کو ڈگری دیدی ہے۔ اس سے مجھے چنداں رنج نہیں بلکہ ایک قسم کی خوشی ہے اور وہ یہ کہ **آپ نے بغیر سوچے جلدی سے سید صاحب کی ڈگری تو کردی** مگر یہ نہ جانا کہ اس ڈگری دینے سے ہم کو سید صاحب کے مذہب اور عقاید کا مان لینا ہی ضروری ہوگیا۔ پس میں بہی سید صاحب کو ہی ڈگری دیتا ہوں کہ آپنے ایک کثیر جماعت سے عقائد احمدیہ کو منوالیا"۔ اسپر حاضرین نے کہا کہ ہمنے امر متنازعہ یعنی مسیح کا صلیب پر نہ قتل ہونا یقین کر لیا ہے جسکو سید صاحب نے نہایت عمدگی سے ثابت کر دیا دیگر عقاید احمدیہ کے متعلق نہ یہ مباحثہ تہا نہ اوسکی بابت کوئی شہادت طلب کی گئی تہی پھر تو نابینا اینڈ کو خاموش ہو گئے **اے سچائی کے طالبو** تمنے دیکھا کہ کیا کیا بہروپ اس واعظ نے بدلے ہیں عیسائیوں کی جو منطق ہے نرالی اور چال ہے دجالی مگر مرتا کیا نہ کرتا! ان سب سے بڑھکر آپ نے ایک اور تقریر فرمائی جو آب زر سے لکھنے کے قابل ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ "**صاحبو میرا ہار جانا ایسا نہیں ہے جو میری لئے کچھہ باعث ندامت ہو کیونکہ میں تو سر کی سی اندہا ہوں اور اندہے بیحیا ہوتے ہیں شرم وحیا کے محسوس کرنیکے واسطے آنکھوں کی ضرورت ہے جو ندارد ہیں پھر مجکو ہار جانیکا کیا غم اور ہم اپنا من سمجھوتہ یوں کر لیں گے کہ ہمنی حق اور انجیل کو بیچ دیا تھا لوگوں نے نہ مانا چلو فیصل شد**"۔ یہہ ہیں حضرات ان گندم نما جو فروشوں کی ایمان اور تقوے کے نمونے۔ یہ ہیں جو نجات یافتہ کہلاتے ہیں اور لوگوں کو نجات دلانے کے ٹہیکہ دار ہیں اور من سمجھوتوں سے دفع الوقتی کرتے ہیں افسوس اوس قوم پر جسکی مذہبی واعظ اپنی عبادت گاہوں میں دنیا کو سنا کر خوش ہوتی ہیں سنا ہے نابینا اینڈ کو کے ممبر بھی اس بیان کو سنکر بہت خوش ہوئے تہے کہ ہمارے پہلوان اور پریسیڈنٹ کمپنی نے بڑا فلسفانہ اور عالمانہ جواب دیا ہے۔ شیم۔ شیم۔ شیم

پس اوس قادر توانا کا ہزار ہزار احسان ہے جسنے مسیح علیہ السلام اپنے نبی اور رسول کو صلیبی موت سے بچا کر طبعی موت دیکر مرفوع کیا اور اوس کے قتل صلیبی سے بچنے کی دلائل آفتاب سے بھی زیادہ روشن توریت اور انجیل وخاتم الکتب قرآن پاک کے ذریعہ ہمپر ظاہر کر دیئے جنمیں سے صرف دو چار دلیلوں کو پیش کرنیسے نابینا واعظ مشن نے مضطرب الحالی سراسیمگی بیتابی سے پبلک پر کھول دیا کہ وہ حق کی مقابلہ میں مرعوب ہو گیا ہے اور آخر کار ہار جانیکا اقرار بھی کر لیا۔ لہذا اقبالی ڈگری سے بہی اور بروے دلائل کے بہی اور اندرونے شہادت عام کے بھی جو مقلب القلوب نے تمام دلوں کو حق کیطرف پھیر کر اسلام کی فتح اور کسر صلیب دہلی میں کرائی فللّٰہ الحمد۔

یہانتک تو احمد مسیح واعظ مشن کے ہار جانے کے اقرار اور شہادت حقہ حاضرین جلسہ کے اظہار کا بیان تہا۔ اے حضرت دہلی آپ سنیں تازہ خبر اور۔ پادری مسٹر پارٹن صاحب چیرمین جلسہ نے ۱۳ اپریل ۱۹۰۶ء بغیر رضامندی فریقین آخری جلسہ کیواسطے مقرر فرمائی تہی جسپر اس عاجز راقم مضمون نے یہ عذرات کر دیا تہا کہ بڑی بے انصافی کی بات ہے چیرمین صاحب نے دو دلیلوں سے گھبرا کر آیندہ جلسہ ختم کر دینے کا ارادہ کر لیا ہے اور میری دلیلیں ہنوز بہت باقی ہیں اور وہ تمام کمال ایک جلسہ میں پیش نہیں ہو سکیں گی اسلئے میں بہی سب دلائل کو چہوڑ کر آخری دلیل ایسی ہی پیش کرونگا جو مسلمہ خصم اور بطور انقطاعی فیصلہ کے اتمام حجت کیواسطے انتہائی ہوگی اور قیامت تک دہلی میں یادگار رہیگی"۔ اسکو سنکر بزدل نابینا تاڑ گیا کہ کس قسم کی دلیل ہوگی اس لئے آخری جلسہ کے روز نابینا اینڈ کو نے یہ مشورہ کیا کہ جسطرح ممکن ہو آج قبل پیش ہونے دلیل انقطاعی کے مباحثہ ہی بند ہو جاوے ورنہ خیر نہیں اور ممبران پارٹی نے یہ ریزولیوشن پاس کیا کہ جس طرح اور نہج پر برابر پانچ ہفتہ سے مباحثہ جاری رہا ہے کہ تمہارا رقیب اپنے وقت میں اوّل کچھہ نظم پڑہکر پھر تقریر شروع کرتا ہے آج اوّل ہی تمنے نظم پڑہنے سے اوسکو روک دینا حاضرین جلسہ تمہارے بولنے سے مانیں گی نہیں کہ نظم نہ پڑہی جاوے تمنے اصرار کرنا اسطرح مباحثہ خواہ مخواہ بند ہو جاویگا اور وہ نظم جسمیں انقطاعی دلیل کا اس کمیٹی کو علم ہو چکا تہا) نہ پڑہی جاویگی"۔ مگر یہ منصوبہ اس کج فہم پارٹی کا بجائے مفید ہونے کے ایسا مضر ہوا کہ نابینا اینڈ کو کو میدان مباحثہ سے فرار کرنا پڑا۔ واعظ نابینا نے نظم سے ہی روکا حاضرین نے چیرمین صاحب سے عرض کی کہ نابینا کا کیا حق تہا کہ براہ راست دوسرے مناظر کیوقت میں دخل دے اور کسی تقریر نظم یا نثر سے بموجودگی چیرمین کے مانع ہو حالانکہ اسلامی مناظر نے باوجود نابینا کی مذموم حرکات کے جو خلاف داب مناظرہ مرزا صاحب کے متعلق ہتک آمیز الفاظ کی ذریعہ سے سرزد ہوئیں کبھی اوسکو اثناء تقریر میں نہیں روکا اور نہ اوس کے وقت میں دخل دیا اسی قسم کے چند معقول اعتراض حاضرین نے چیرمین صاحب سے بغرض حصول جواب کئے۔ مگر چیرمین صاحب نے بجائے جواب باصواب کے جلسہ کی موقوفی کا حکم صادر فرما دیا۔ تب اس عاجز احمدی نے حاضرین کو کہا کہ مین نظم چہوڑ کر جوابی تقریر سناتا ہوں وہ غور سے سن لیں۔ حاضرین نے یہ منظور نہ فرمایا کہ آخری جلسہ مین بلاوجہ معقول کے محض نابینا اینڈ کو کے منع کرنیسے نظم چہوڑ دی جاوے ورنہ معقولیت سے چیرمین صاحب سمجہا دیں کہ برخلاف جملہ جلسہ ہائے گذشتہ کے آج نظم پڑہنے سے کیوں روکا جاتا ہے؟ چیرمین صاحب نے اجازت دیدی کہ نظم پڑھی جاوے مگر نابینا صاحب کرسی سے اوچہلکر بولے "**اگر نظم پڑہنے کی اجازت آپ دیتے ہیں تو میں چلا جاؤنگا**"۔ اتو بیچارے مسٹر پارٹن لاچار ہو گئے اور فراری کی ٹہان لی چنانچہ نابینا صاحب کا ہاتہہ بغل میں دبا کر چلتے پہرتے نظر آئے میدان مباحثہ سے چیرمین صاحب اور نابینا اینڈ کو فراری کا سین قابل دید اور واعظ صاحب کی زبان سے لائق شنید تہا اون کی اس شان سے جانیکے بعد راقم الحروف بھی مکرسٹہ ہال یعنی میدان مباحثہ سے تاج فتح وظفر پہنے باہر نکلا حصار جلسہ گرد حلقہ کئے ہوئے مستدعی تہے کہ انقطاعی فیصلہ والی نظم سنادیجاوے اس خواہش اور شوق پبلک نے مجھے مجبور کر دیا کہ نظم سناؤں اور زیر جامع مسجد سب نے آکر وہ نظم سنی۔

اب ہم اس کیفیت کے مجملاً بیان کے بعد وہ **پیالہ** پادری احمد مسیح صاحب نابینا کے سامنے پیش کرتے ہیں جس کے ٹالنے کیواسطے انہوں نے حیلہ وفریب سے کام لیا تہا اور یہ پیالہ اون کا اپنا مسلمہ اور تیار کردہ منظور شدہ ہی جس سے انکار کرنا اونکی دارین کی ذلت اور روسیاہی کا باعث ہوگا۔ اور یہ وہ نظم ہے جسکو سننے سے انہوں نے انکار کر کے سخت ذلت کا مونہہ دیکھا تہا۔ مسٹر پارٹن صاحب چیرمین اور پادری ایس۔ ایس النظ صاحب سکرٹری ایس پی جی مشن دہلی سے بہی ہماری اسی انقطاعی فیصلہ کی درخواست ہے کہ وہ خود یا اپنے داخنا کو اس میدان کارزار مین نکلنے کے لئے آمادہ کریں اگر مشن مذکور کی جانب سے ایک ہفتہ تک یوم اشاعت اشتہار ہذا سے اس پیام اسلام کا کوئی مطبوعہ جواب نہ آیا تو میں تمام مخلوقات دہلی اور اس اشتہار کے دیکھنے اور سننے والوں کو گواہ کرتا ہوں کہ خدا کی حجت نصاریٰ مشن دہلی پر پوری ہوگئی۔ اور گواہ رہ تو بہی اے آسمان اور اے سرزمین دہلی کہ میں نے پیام اسلام پہونچا کر عیسائی مشن مذکور پر اتمام حجت کردی۔

آخری پیام اسلام

ہوا احمد سے تو منکر مسیحیت تجھی بھائی
کہاں سے تجھ کو اے ظالم تری قسمت کہاں لائی
چہ سودا ز رہبر کامل سیہ کاراں قسمت را
تری حالت پہ یہ ضرب المثل کیسی درست آئی
مقابل احمدی کے ہو کے آخر سونہہ کی کہا بیٹھا
نہ تجھ کو شرم کچھ آئی نہ تیری قوم شرمائی

نہ تو اسلام کو سمجھا نہ کچھ اسلام کو برتا
نہ یہ نعمت کبھی چکھی نہ یہ لذت کبھی پائی
اگر اک جام بھی تو کوثر احمد سے پی لیتا
دم معجز نما سے خود کیا کرتا مسیحائی
فقط اسلام ہی اک دین برحق آب حیواں ہے
اسی سے پائی ہے جس نے حیات طیبہ پائی
ز آدم تا بہ عیسیٰ سب اسی ملت کے واعظ تھے
اسی کا پیش خیمہ تھا مسیحا کی مسیحائی
خلیل اللہ کی ساری دعاؤں کا یہی لب تھا
محمد سے ہو نسل آذری کی عزت افزائی
عصائے موسوی وتخت داؤدی دم عیسیٰ
جلوس احمدی کیواسطے تھی یہ صف آرائی
خدا کا نور چمکا کوہ فاران کوہ سینا پر
بہار بیجزاں گلزار ابراہیم میں آئی
وُداؤد وسلیماں کے نوشتے ہوگئے پورے
محمدؐ پہلوان حق نے جبدم شکل دکھلائی
وہی کونیکا پتھر تھا گرا جسپر اوسے پیسا
نہ قیصر کی خبر آئی نہ کسریٰ نے انگڑائی
جو دولت آل اسرائیل کھو بیٹھے تھے غفلت سے
خدا کا شکر ہے وہ آل اسمٰعیل نے پائی
مبارک وہ جو آیا نام پاکر ابن مریم کا
غلامی سے محمدؐ کی ملی جس کو مسیحائی
تعجب ہے کہ ابتک تو نے اے غافل نہ پہچانا
متی نے ایک اک پہچان اوسکی تمکو سمجھائی
زلازل قحط وطاعون ونفاق وجنگ ہر ملت
یہ سب کچھ دیکھکر انکار ہے تقصیر بینائی
عبث ہی انتظار ابن مریم تجھکو اے نادان
نہ کر تو آل اسرائیل کے مانند خود رائی
صلیبی موت ابن اللہ پر لعنت خدا کے ڈر
پھر اوسپر رفع جسمانی یہی ہے تیری دانائی
بڑھا کر بندۂ ناچیز کو معبود ٹھیرایا
گھٹایا تو گھٹا کر لعنتی زنجیر پہنائی
اوٹھا کر قبر سے مردہ کو پھر زندہ کیا تم نے
خدا کے ساتھ کرسی عرش پر اک اور بچھوائی
اوسی کی آمد ثانی کی تم نے آڑ پکڑی ہے
یہ کیا دیوانگی ہے کیوں بنے جاتے ہو سودائی
کہاں ہے معجزہ وہ حضرت یونس کا اے واعظ
دکھاؤ تو سہی اے باخبر دیندار عیسائی
ستم ہے علم وعقل وہوش کھو کر تم ہوئے رسوا
تمہارے پیچھے پیچھے ہر جگہ پھرتی ہے رسوائی
کجا قرآن کے حافظ کجا انجیل کے واعظ
کہاں توحید کے شیدا کہاں دنیا کے شیدائی
گئے وہ دن کہ اس گندم نمائی جو فروشی کو
بنا لیتے کام اپنا دکھا کر اپنی رعنائی
خدا بھیڑ کو اپنی بھیڑیوں میں چھوڑتا کیونکر
مسیحا بھیج کر کھولی تمہاری یہ مسیحائی

جناب ابن مریم کی صلیبی موت کو چھوڑو
یہ کوہ سخت ہے جسکو سمجھ بیٹھے ہو تم رائی
مدد تیری کریں اکبر مسیح و آلنٹ صاحب
کریں اس مسئلہ پر پارٹن کچھ خامہ فرسائی
تیری کمزوریاں تیری دلیلیں دیکھکر سب نے
مناسب ہے کریں تیری مدد سب ملکی عیسائی
مگر اک راہ آسان اور بھی ہے وہ بتاتا ہوں
قسم کھائی صلیبی موت پر تو اے کلیسائی
چھٹے جھگڑے سے تیر یجان قصہ مختصر ٹھیرے
خوشی سے جائیں اپنے اپنے گھر یہ سب تماشائی
خدا کا نام لے آ کر میرا تیرا فیصلہ کر دے
کہ حق پر کون ہے کس نے شہادت حق کی جھٹلائی
وہی یہ فیصلہ جسکو پچھلے سال دہلی میں
وفات ابن مریم کے لئے چاہا تھا اک بھائی
یہی خنجر ہے جو کھینچا تھا تو نے اک مسلمان پر
سنبھل اے مرد میداں دیکھ اب باری تیری آئی
ابو القاسم کا انجر انیوں کا یاد کر قصہ
نہ ہو انکار سے تلبیس قاسم تجھکو رسوائی
نکل میدان میں واعظ ذرا ثابت قدم ہو کر
خدا سے فیصلہ چاہیں گے اب دونوں بہم ہو کر

نوٹ۔ سالگزشتہ میں احمد مسیح نابینا مذکور کا مباحثہ وفات مسیح ابن مریم میں جناب مولوی عبدالمجید صاحب واعظ دہلی کے ساتھ اسی بکر سٹھ ہال میں کئی ہفتہ تک متواتر ہوتا رہا تھا آخر میں نابینا مذکور نے مولوی صاحب کو قسم کھانیکے لئے مجبور کیا اور پھر اس مباحثہ کے انجام کی بابت ایک اشتہار بھی مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۰۵ء مطبوعہ ٹیگ ڈپو پریس دہلی مولوی صاحب کے برخلاف شائع کیا تھا جسکی مثل کی عبارت بجنسہ ہم نقل کر کے احمد مسیح صاحب سے درخواست کرتے ہیں کہ ہم آپکے ساتھ آپکی مسلمہ پیش کردہ دلیل سے ہی اس نزاع موت صلیبی کا فیصلہ چاہتے ہیں۔ اور جس پیالہ کو آپ ٹالنا چاہتے تھے وہ ہم آپکے منہ سے لگاتے ہیں اگر تم میں کچھ غیرت ہے جو اوسکو پینے کیلئے آمادہ ہو جاؤ ورنہ صورت نہ دکھاؤ اب سنو آپکے یہ پیالہ مولوی صاحب کے سامنے پیش کیا تھا۔ مولوی صاحب حسب آیت مباہلہ قرآنی مجمع عام میں اللہ جل شانہ کی روبرو کھڑے ہو کر ان الفاظ میں قسم کھا دیں کہ میں اپنے یقین دلی اور اطمینان قلبی کو ایمان کے ساتھ کہتا ہوں کہ مسیح ابن مریم کی وفات قرآن وحدیث سے ہرگز ہرگز ثابت نہیں ہوتی بلکہ قرآن وحدیث سے حیات صعود آسمانی بجسد عنصری خاکی بشری ثابت ہوتا ہے پس اگر میں اپنی شہادت میں جھوٹا ہوں تو اے خدائے عزیز مجھکو مورد اس آیت مباہلہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا فرما۔ اسپر جماعت حاضرین آمین کہیں۔ اے اہل اسلام یہ تھا فیصلہ قطعی کہ ہمنے اپنا مقدمہ خدا کی عدالت میں پیش کرنا چاہا مگر مولوی صاحب نے خدائی فیصلہ کو بوجہ خاص منظور نکیا انتہی ملخصاً لیجئے احمد مسیح صاحب ہم تمہارا مقدمہ خدا کی عدالت میں پیش کرتے ہیں۔ آپ بہت جلد خدا کی عدالت میں حاضر ہونیکے لئے مستعد ہو کر تعین تاریخ فرما دیں۔ فقط

المشتہر عاجز قاسم علی احمدی خادم مسیح موعود سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی تراہا بیرم خاں پرانی منڈی پھولکی۔ مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۰۶ء

دو حیدرآبادی بزرگوں میں خط وکتابت

{مندرجہ ذیل خط وکتابت محض نفعاً لخلق اللہ شائع کی جاتی ہے۔ ایڈیٹر}

عالیجناب مخدومی زاد مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

عزیزی مولوی سید اکرام علی صاحب نے آپ کا پیام پہونچایا۔ میں اول تو آپ کا صدق دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپنے اس یاد فرمائی سے محبت صادقہ کا ثبوت دیا کیونکہ سچا دوست وہی ہے جو اپنے دوست کو ایسی چیز کیطرف بلا دے جسکی نسبت وہ یقین کرتا ہے کہ اوس کے خیال میں دنیا میں اوس سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے گو یہ اوس کا مفروضہ صحیح ہو یا غلط لیکن وہ بحالت غلطی بھی لایق معافی اور مستحق شکریہ ہے کیونکہ وہ اپنے جذبات دلی اور کیفیات وجدانی سے جو ایک حد تک ہر انسان کے لئے یہہ غیر اختیاری امور ہیں کسی شئے یا واقعہ کو خواہ وہ دوسروں کے پاس غلط ہوں صحیح باور کرتا ہے اور اوسکی طرف اپنے عزیزوں و دوستوں کو متوجہ کرتا ہے۔ تو یہ اوس کی نیک نفسی اور ہمدردی کے لئے ایک دلیل قوی ہے۔

بعدہٗ میں نفس مطلب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں جناب من جب سے میں آپ کی عنایت سے الحکم دیکھہ رہا ہوں یا جناب قادیانی صاحب کے بعض تصانیف پر اپنے حسب استعداد غور کرتا ہوں تو اتنا ضرور یقین کرتا ہوں کہ عالیجناب قادیانی صاحب فی الواقع ایک عالم ایسے ہیں جو مجدد ہونے کی حیثیت رکھتے ہیں اور اونہوں نے اسلام کی حقانیت کو غیر مذاہب والوں کے مقابلہ میں حسب موقع عمدہ طور پر ثابت فرمایا اور اگر عند الضرورت اور بھی ثابت کر سکینگے اور یقیناً دین محمدی صلعم کو غیر اقوام کے مقابلہ میں آپ کی ذات بابرکات سے بہت کچھ مدد ملی اور ملنے کی اُمید ہے۔ لیکن آپ کا یہ ارشاد کہ (ایک مرسل کی دید میں عجائبات الٰہی کا دیکھنا ہوگا) اور منکرین سے قرآن مجید مملو ہے" غور وتصفیہ طلب ہے۔

جب ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت رسالتمآب صلعم خاتم المرسلین ہیں۔ تو اب جناب قادیانی صاحب کیونکر مرسل من اللہ ہو سکتے ہیں۔ اگر آپ یہ فرمادیں کہ جناب قادیانی صاحب حضرت سرور عالم صلعم کی شان رسالت کے پرتو ہیں۔ اور اس اعتبار کرنے سے مرسل ہیں تو اسمیں قادیانی صاحب قبلہ کی خصوصیت کیا ہے جس مومن کامل کا قلب پر حضور انور صلعم کا پرتو ہوگا وہ یہ کہہ سکتا ہے کہ میرے قلب پر رسالتمآب صلعم کا پرتو ہے بلکہ میں فنا فی الرسول ہوں تو کیا وہ مرسل من اللہ ہو سکتا ہے اور جب اللہ تعالےٰ نے یہ فرما دیا ہے کہ

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ۔ تو اب کیا چیز باقی رہ گئی تھی جسکے لئے پھر اور مرسل کی ضرورت تھی اگر ایسی ہی ضرورت تھی تو پہلے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا حق تھا کیونکہ خود حضور انور صلعم نے فرمایا ہے کہ اگر میرے بعد کسی نبی یا رسول کی ضرورت ہوتی تو اس حدیث کے مستحق حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تھے۔ پس اب اگر کوئی شخص ہمکو آفتاب بمشرق سے نکلنے کے عوض بمغرب سے نکلوا کر دکھا دے اور یہہ کہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو ہم اوس سے بھی موںہہ پھیر لیں گے اور صرف یہ خیال کرینگے کہ عجائبات روزگار سے یہہ بھی ایک اعجوبہ انتم تماشا ہے۔ اور بس اس لئے آپ سے استدعا ہے کہ جناب قادیانی صاحب سے آپ خوش اعتقادی رکھیں لیکن مرسل من اللہ نہ سمجھیں کیونکہ رسالت ختم ہو کر بارہ سو برس سے زیادہ عرصہ ہوا۔ ہاں مرسل من اللہ رسالت کا دعویٰ باطنی طور پر کیا جاتا تو وہ دوسری بات تھی۔

اب رہے مثیل مسیح ومہدی موعود۔ مثیل مسیح کے متعلق ہمارا یعنی خاصکر میرا یہ عقیدہ ہے کہ اگر ہم عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی موت تسلیم کر لیں اور ارباب تصوف کے اصول کے موافق حضرت قادیانی صاحب کو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے قدم پر ہونیکے دعوے کے متعلق سکوت کریں تو ہمارا کوئی ہرج نہیں ہے اور یہ امور ہمارے مذہبی عقائد میں داخل ہیں۔

اب رہے مہدی موعود اسکے متعلق مولوی زمانخاں صاحب شہید مرحوم نے بعد تحقیق و تدقیق جو امور مہدی موعود کے لئے شروط لازم احادیث مستند وبروایات صادقہ دستوآثار سے قرار دی ہیں اوسکو آپ کتاب ہدیہ مہدویہ میں بغور ملاحظہ فرمادیں اور اوس کے بعد اس امر کا فیصلہ کیا جاوے۔ کہ آیا مہدی موعود قادیانی صاحب ہو سکتے ہیں۔ اسپر بھی ہم دیکھ رہے ہیں

کرتا دیانی صاحب قبلہ سے ہماری قوم یا اسلام کو کیا فائدہ پہونچتا ہے علاوہ بریں حضرت مہدی موعود کی بیعت بیعت الرشد ہوگی نہ کہ بیعت تلقین مذہب اوسکا حصول موجب مدارج دینی ہوگا۔ اور عدم حصول کیصورت میں کوئی شخص اسلام سے خارج یا گمراہ نہ ہوسکیگا۔

سید محبوب علی عفی عنہ

آپ نے یہ جو فرمایا کہ قرآن منکرین سے مملو ہے تو اس سے آپ کی کیا مراد ہے آیا قادیانی صاحب قبلہ کی مرسلیت کے انکار کے متعلق قرآن نے تہدید فرمایا ہے یا توحید حقہ و حضرت رسالتمآب صلعم کی رسالت کے خاتم کی نسبت اگر امر اول ہے تو براہ کرم اوسکا حوالہ دیجئے پہر ہم بھی آپ کے ساتھ ہیں ورنہ یضل بہ کثیرًا و یہدی بہ کثیرًا کا خوف دامنگیر حال ہے۔

امر دوم کی نسبت تو خود قرآن و خدا سارے خدائی پکار پکار کر ڈنکی کی چوٹ کہہ رہی ہیں۔ اس سے جناب قادیانی صاحب قبلہ کو کیا فائدہ پہونچتا ہے ہم جناب قادیانی صاحب قبلہ کو مقدس و برگزیدہ و عالم متبحر مسلمان مانتے ہیں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کا قلب تجلیات الٰہی سے منور ہو اور الہام بھی ہوتا ہو۔ اور تزکیۂ انفاس میں آپ کے پاک نفس سے کافی مدد ملتی ہو۔ اور کیا عجب ہے کہ اس صدی کے مجدد زبردست ہوں۔

پس آپ بھی اگر بحیثیت ایک مرید صادق الاعتقاد کے حضرت موصوف سے فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آپ کے لئے مبارکی ہے اور خدا صاحب بہ سلامتی ایمان آپ کو اس ارادہ میں کامیاب و بامراد کرے اور خصوصًا میرے لئے بھی دعا کے لئے بوقت حضوری و حصول قدم بوسی عرض کیجئے بلکہ یہہ میری تحریر ہی اگر آپ حضرت ممدوح کی خدمت میں پیش فرماویں اور اس کی نسبت کیا ارشاد ہوتا ہے مطلع فرماویں تو آپ کی عنایت ہے۔

سردست میری حاضری ناممکن ہے اگر فیضان باطنی کی غرض سے بحیثیت مرشد کامل قدشہما فوق الذکر مجکو موقع ملے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ میں اوس موقع کو ہاتھ سے ندونگا۔ اس تحریر کو ذیل کے شعر پر ختم کرتا ہوں ؎

بسفر رفتنت مبارک باد
بسلامت روی و باز آئی

خاکسار ازلی سید محبوب علی عفی عنہ۔

مکرر

قصور معاف میں یہ سمجھا تہا کہ آپ مقبرہ بہشتی کے متعلق چونکے ہونگے کیونکہ ایسا علی العموم اعلان سنت نبوی و احکام قرآنی کے خلاف ہے

کیا آپ کو یہ واقعہ یاد نہیں ہے کہ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ایک شب بام کعبہ سے کسی کی آواز سنکر بے چین ہوئے اور حسب بحالت بے چینی وہان پہونچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص بام کعبہ کی چہت سے لپٹا ہوا یہہ کہہ رہا ہے۔ الٰہی دوزخ کی آگ سے مجکو جلایا جاویگا یا نہ جلایا جاویگا انتڑیاں نار جہنم سے بہری جاوینگی یا نہ بہری جائیں گی وغیرہ وغیرہ

تو خواجہ صاحب علیہ الرحمہ نے یہہ سمجہا کہ یہ کوئی گنہ گار شخص ہے جو یوں زار و نالے کر رہا ہے۔ اسلئے آپ اوس کے دیکھنے کے منتظر رہے جب صاحب زار و نالہ بام کعبہ سے نیچے تشریف لائے تو کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین حسین علیہ السلام ہیں۔ فورًا آپ قدموں پر گر پڑے اور عرض کی کہ یا ابن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اوّل تو آپکے لئے آپ کی ذاتی عظمت کافی ہے دوسرے آپ کے جد اکرم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت تیسرے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا ذریعہ اور حضرت علی علیہ السلام کا وسیلہ کیا نجات کے لئے کم سامان ہے جو آپ ایسے بے چین ہیں تو آپنے فرمایا یہہ سب کچہہ صحیح ہے لیکن جس روز آیۂ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ۔ کا نزول ہوا تو خود حضرت رسالت مآب صلعم نے جنابہ فاطمہ علیہا السلام کو بلا کر تنبیہًا فرمایا کہ اَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا یعنے اے فاطمہ پدری محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فردائے قیامت کچہہ کارگر نہوگی عذاب دوزخ کا نظر انداز نکر دیا جاوے۔

تو جب پدری حضرت رسالت پناہ صلعم حضرۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے کارگر نہوگی تو پدری حضرت علی علیہ السلام میرے لئے کیونکر کارآمد ہوگی پس یہی خوف دامنگیر حال ہے۔ وغیرہ وغیرہ

اب آپ غور فرمایئے کہ ایسے ایسے خلاصہ کائنات کا یہ حال ہے تو آپ ہی انصافًا فیصلہ فرمایئے۔ کہ مقبرۂ سرزمین قادیان کیونکر موجب نجات ہوگا اور جو دعوے کہ خود سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بالعموم نہیں فرمایا تو حضرت قادیانی صاحب کیونکر کرسکتے ہیں اور ایسے دعوی کی تسلیم سے کیا قادیانی صاحب کی فضیلت معاذ اللہ حضرت سرور عالم صلعم پر ضمنًا مترشح و ثابت نہیں ہوتی اور کیا ایسی فضیلت کے قبول کرنے سے ایمان باقی رہتا ہے۔ یقینًا آپ عقل سلیم سے اسکا تصفیہ کرینگے اور یہہ میری تحریر ضرور جناب قادیانی صاحب قبلہ کی خدمت میں پیش کرکے اسکی نسبت جو کچہہ صاحب موصوف صراحت فرمائینگے اوس سے مجہکو ضرور مطلع کرینگے ورنہ خدا کے پاس آپ ذمہ دار ہونگے۔ فقط

سید محبوب علی عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرم بندہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کرمنامہ میرے عریضہ کے جواب میں پہونچا جسکو میں نے نہایت غور اور توجہ سے پڑہا۔ فی الحقیقت میری غرض اور میرا مدعا یہی ہے کہ وہ نور اور روشنی جو مینے پائی ہے اسکی طرف آپ کی رہنمائی کروں اور یہ محض ابتغاء الوجہ اللہ و نصحًا لخلق اللہ ہے۔ میں اس عریضہ کو لمبا کرنے کی ضرورت نہیں سمجہتا صرف چند ضروری امور پر آپ کی نظر ثانی کرانی چاہتا ہوں۔

آپ عالیجناب حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق اس مقام تک پہونچے ہیں کہ وہ مجدد ہونے کی حیثیت رکہتے ہیں اور انہوں نے اسلام کی حقانیت کو غیر مذاہب والوں کے مقابلہ میں حسب موقع عمدہ طور پر ثابت فرمایا وغیرہ کچہہ شک نہیں آپ کی یہ رائے گو اپنے اندر رنگ قابلیت و استحقاق رکہتی ہے مگر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ حضرت اقدس فی الحقیقت مجدد موعود ہیں اور اسلام کی حمایت و نصرت جو آپ کے ذریعہ ہوئی وہ کوئی ایسا مخفی امر نہیں جسکو دوسرے لوگ نجانتے ہوں بلکہ سب سے تلخ دشمن مولوی ابو سعید محمد حسین بٹالوی نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں آنحضرت کی نسبت مندرجہ ذیل ریمارک کیا۔ جو اس نے براہین احمدیہ پر ریویو کرتے ہوئے لکہا ہے اور وہ یہ ہے۔

"اب ہم اس پر اپنی رائے نہایت مختصر اور بے مبالغہ الفاظ میں ظاہر کرتے ہیں ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آجتک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی اور آئیندہ کی خبر نہیں لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا اور اسکا مولف بہی اسلام کی مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جسکی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم پائی گئی ہے۔ ہمارے ان الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجہے تو ہمکو کم سے کم ایک ایسی کتاب بتادے جس میں جملہ فرقہ ہائے مخالفین اسلام خصوصًا فرقہ آریہ و برہم سماج سے اس زور شور سے مقابلہ پایا جاتا ہو اور دو چار ایسے اشخاص انصار اسلام کی نشان دہی کرے جنہوں نے اسلام کی نصرت مالی و جانی و قلمی و لسانی کے علاوہ نصرت حالی کا بہی بیڑا اٹہالیا ہو اور منکرین الہام کے مقابلہ میں مردانہ تحدی کے ساتہہ یہ دعوے کیا ہو کہ جسکو وجود الہام کا شک ہو وہ ہمارے پاس آکر اسکا تجربہ و مشاہدہ کرلے اور اس تجربہ اور مشاہدہ کا غیر اقوام کو مزا بہی چکہا دیا ہو۔"

یہہ رائے اس شخص کی حضرت اقدس مرزا صاحب کی نصرت و حمایت دین کے متعلق ہے جو آپ کا خطرناک دشمن ہے اور الفضل ما شہدت بہ الاعداء امر مسلم ہے خود بہی اس امر کا اعتراف کرتے ہیں لہذا اب امر غور طلب یہ ہے کہ جو شخص حمایت دین کے لئے ایسا ممتاز اور مشار الیہ ہوچکا ہو۔ کیا یہ ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کی نصرت اور تائید کے لئے تیار نہ ہو؟ کبہی نہیں۔

پس کم از کم وہ شخص جو حمایت دین کا ایسا جوش اپنے اندر رکہتا ہے یہہ ناممکن ہے کہ حمایت دین کی بجائے تخریب دین کرے معاذ اللہ منہا۔ اور اس سے بڑہ کر تخریب کیا ہوسکتی ہے کہ وہ مفتری علے اللہ ہو۔ اور پہر ہم جب سنت اللہ میں اس امر کو مشاہدہ کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کسی مفتری کو مہلت نہیں دیتا ورنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت صادقہ پر اعتراض وارد ہوتا ہے تو یہہ امر اور بہی کہل جاتا ہے کہ یہہ شخص اپنے دعاوی میں مفتری اور کذاب نہیں ہوسکتا اور حمایت دین اور نصرت اسلام پر جوش دلی رکہتا ہوا کبہی دنیا کو گمراہ کرنے کا وہم بہی نہیں کرسکتا۔ اسلئے حضرت مرزا صاحب کا حامی دین ہونا ہی انکے تمام دعاوی کی صداقت کو ثابت کردیتا ہے۔ اگرچہ ان کے دعاوی کے بے شمار دلائل ہیں۔ تاہم جو لوگ آپ کی مخالفت کرتے ہیں وہ آپ کے دعاوی کی صحت کی پرتال کرتے وقت یہہ غلطی کر بیٹہتے ہیں کہ وہ منہاج نبوۃ کے طریق کو چہوڑ کر اپنی خیالی اور خود تراشیدہ معیار پر آپ کو پرکہتے ہیں اور یہ راہ خطرناک ہے۔ لیکن جب ایک شخص محض صدق نیت سے رضاء الٰہی کا طالب ہو کر اور خشیت اللہ سے لبریز دل لیکر مامورین و مرسلین کے معیار پر آپ کو دیکہے گا تو یقینًا اسکا دل بول اٹہے گا کہ فی الحقیقت جناب مرزا صاحب خدا تعالےٰ کے مامور اور اس صدی کے مجدد اور مریضان امت کے مسیح اور گمرہان ملت کے لئے مہدی ہیں +

میں نہایت افسوس سے ظاہر کرتا ہوں کہ آپ کو مرسل من اللہ کے لفظ پر اعتراض ہوا ہے

محض اس جہت سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اگرچہ یہ مسئلہ بہت تفصیل اور تصریح چاہتا ہے لیکن میں بجائے اسکے کہ خود اسپر کچھ لکھوں - عالیجناب سیّدنا مسیح موعودؑ صاحب کے اپنے قلم سے نکلے ہوئے ایک مضمون کو یہاں درج کردیتا ہوں - اگر اسکے بعد بھی آپ کے دل میں کوئی امر تفصیل طلب ہو تو مجھے خوشی ہوگی کہ اسکو صاف کیا جاوے - مجھے آپ کی نیت نیک معلوم ہوتی ہے اور آپ کے طرز تحریر میں رفق اور ملائمت ہے - تعصب اور عناد نہیں معلوم ہوتا اسلئے کیا عجب کہ اللہ تعالےٰ اس راز کو آپ پر کھولدے اور سمجھنے کی توفیق عطا کرے - بہرحال مسئلہ مرسل من اللہ کے متعلق آپ کی محولہ بالا تحریر یہ ہے -

سو اگر یہ کہا جائے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تو خاتم النبیین ہیں پھر آپ کے بعد اور نبی کس طرح آسکتا ہے - اس کا جواب یہی ہے کہ بے شک اوس طرح سے تو کوئی نبی نیا ہو یا پرانا نہیں آسکتا جس طرح سے آپ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آخری زمانہ میں اتارتے ہیں اور پھر اوس حالت میں اُنکو نبی بھی مانتے ہیں بلکہ چالیس برس تک سلسلہ وحی نبوت کا جاری رہنا اور زمانہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ جانا آپ لوگوں کا عقیدہ ہے بے شک ایسا عقیدہ تو معصیت ہے اور آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی اس عقیدہ کے کذب صریح ہونے پر کامل شہادت ہے لیکن ہم اس قسم کے عقائد کے سخت مخالف ہیں اور ہم اس آیت پر سچا اور کامل ایمان رکھتے ہیں جو فرمایا کہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے جس کی ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد پیشگوئیوں کے دروازے قیامت تک بند کر دیئے گئے اور ممکن نہیں کہ اب کوئی ہندو یا یہودی یا عیسائی یا کوئی رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو اپنی نسبت ثابت کر سکے نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے یعنے فنافی الرسول کی - پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے اسپر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے جو نبوت محمدی کی چادر ہے - اس لئے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں کیونکہ وہ اپنی ذات سے نہیں بلکہ اپنے نبی کے چشمہ سے لیتا ہے اور نہ اپنے لئے بلکہ اُسی کے جلال کے لئے - اس لئے اس کا نام آسمان پر محمدؐ اور احمد ہے اس کے یہ معنے ہیں کہ محمدؐ کی نبوت آخر محمدؐ کو ہی ملی گو بروزی طور پر مگر نہ کسی اور کو پس یہ آیت کہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اس کے معنے یہ ہیں کہ لیس محمد ابا احد من رجال الدنیا ولکن ھو اب لرجال الاخرۃ لانہ خاتم النبیین ولا سبیل الی فیوض اللہ من غیر توسطہ غرض میری نبوت اور نبوت اور رسالت باعتبار محمد اور احمد ہونے کے ہے نہ میرے نفس کے رو سے اور یہ نام بحیثیت فنا فی الرسول مجھے ملا لہذا خاتم النبیین کے مفہوم میں فرق نہ آیا لیکن عیسیٰ کے اترنے سے ضرور فرق آئے گا اور یہ بھی یاد رہے کہ نبی کے معنے لغت کے رو سے یہ ہیں کہ خدا کی طرف سے اطلاع پاکر غیب کی خبر دینے والا پس جہاں یہ معنے صادق آئینگے نبی کا لفظ بھی صادق آئیگا - اور نبی کا رسول ہونا شرط ہے کیونکہ اگر وہ رسول نہ ہو تو پھر غیب مصفٰی کی خبر اس کو مل نہیں سکتی اور یہ آیت روکتی ہے لا یظہر علی غیبہ احداً الا من ارتضی من رسول - اب اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ان معنوں کے رو سے نبی سے انکار کیا جائے تو اس سے لازم آتا ہے کہ یہ عقیدہ رکھا جائے - کہ یہ امت مکالمات ومخاطبات الٰہیہ سے بے نصیب ہے کیونکہ جس کے ہاتھ پر اخبار غیبیہ منجانب اللہ ظاہر ہونگے بالضرور اسپر مطابق آیت لا یظہر علی غیبہ کے مفہوم نبی کا صادق آئیگا اسی طرح جو خدا تعالےٰ کی طرف سے بھیجا جائیگا اسی کو ہم رسول کہیں گے - فرق درمیان یہ ہے کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک ایسا نبی کوئی نہیں جسپر جدید شریعت - نازل ہو یا جسکو بغیر توسط آنجناب اور ایسی فنافی الرسول کی حالت کے جو آسمان پر اسکا نام محمدؐ اور احمدؐ رکھا جائے یونہی نبوت کا لقب عنایت کیا جائے ومن ادعی فقد کفر - اس میں اصل بھید یہی ہے کہ خاتم النبیین کا مفہوم تقاضا کرتا ہے کہ جب تک کوئی پردہ مغایرت کا باقی ہے اسوقت تک اگر کوئی نبی کہلائیگا تو گویا اس مہر کو توڑنے والا ہوگا جو خاتم النبیین پر ہے - لیکن اگر کوئی شخص اُسی خاتم النبیین میں ایسا گم ہو کہ بباعث نہایت اتحاد اور نفی غیریت کے اسی کا نام پالیا ہو اور صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرہ کا اس میں انعکاس ہوگیا ہو تو وہ بغیر مہر توڑنے کے نبی کہلائے گا کیونکہ وہ محمدؐ ہے گو ظلی طور پر - پس باوجود اس شخص کے دعوی نبوت کے جسکا نام ظلی طور پر محمدؐ اور احمدؐ رکھا گیا پھر بھی سیّدنا محمدؐ خاتم النبیین ہی رہا کیونکہ یہ محمدؐ ثانی اُسی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تصویر اور اسی کا نام ہے مگر عیسیٰ بغیر مُہر توڑنے کے آ نہیں سکتا کیونکہ اوسکی نبوت ایک الگ نبوت ہے اور اگر بروزی معنوں کے رو سے بھی کوئی شخص نبی اور رسول نہیں ہوسکتا تو پھر اس کے کیا معنے ہیں کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم ✡ - سو یاد رکھنا چاہئے کہ ان معنوں کے رو سے مجھے نبوت اور رسالت سے انکار نہیں ہے اسی لحاظ سے صحیح مسلم میں بھی مسیح موعود کا نام نبی رکھا گیا - اگر خدا تعالےٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتلاؤ کس نام سے اسکو پکارا جائے - اگر کہو کہ اس کا نام محدث رکھنا چاہیئے تو میں کہتا ہوں کہ تحدیث کے معنے کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہے مگر نبوت کے معنے اظہار امر غیب ہے اور نبی ایک لفظ ہے جو عربی اور عبرانی میں مشترک ہے یعنے عبرانی میں اسی لفظ کو نابی کہتے ہیں اور یہ لفظ نابا سے مشتق ہے جس کے یہ معنے ہیں خدا سے خبر پاکر پیشگوئی کرنا اور نبی کے لئے شارع ہونا شرط نہیں ہے یہ صرف موہبت ہے جس کے ذریعہ سے امور غیبیہ کھلتے ہیں - پس میں جبکہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیشگوئی کے قریب خدا کی طرف سے پاکر بچشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہوگئیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں - اور جبکہ خود خدا تعالےٰ نے یہ نام میرے رکھے ہیں تو میں کیونکر رد کردوں یا کیونکر اس کے سوا کسی دوسرے سے ڈروں - مجھے اوس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جسپر افترا کرنا لعنتیوں کا کام ہے کہ اس نے مسیح موعود بناکر مجھے بھیجا ہے اور میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی جسکی سچائی اس کے متواتر نشانوں سے مجھپر کھل گئی اور میں بیت اللہ میں کھڑے ہوکر یہ قسم کھا سکتا ہوں کہ وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے وہ اسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا کلام نازل کیا تھا میرے لئے زمین نے بھی گواہی دی اور آسمان نے بھی اس طرح پر میرے لئے آسمان بھی بولا اور زمیں بھی کہ میں خلیفۃ اللہ ہوں مگر پیشگوئیوں کے مطابق ضرور تھا کہ انکار بھی کیا جاتا اس لئے جن کے دلوں پر پردے ہیں وہ قبول نہیں کرتے میں جانتا ہوں کہ ضرور خدا میری تائید کرے گا جیسا کہ وہ ہمیشہ اپنے رسولوں کی تائید کرتا رہا ہے کوئی نہیں کہ میرے مقابل پر ٹھہر سکے کیونکہ خدا کی تائید اُن کے ساتھ نہیں اور جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کرکے اور اپنے لئے اس کا نام پاکر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے - رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے - اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا بلکہ انہیں معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کرکے پکارا ہے سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا - اور میرا یہ قول ہے کہ

"من نیستم رسول ونیاوردہ ام کتاب"

اسکے معنے صرف اس قدر ہیں کہ میں صاحب شریعت نہیں ہوں - ہاں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے اور ہرگز فراموش نہیں کرنی چاہئے کہ میں باوجود نبی اور رسول کے لفظ کے ساتھ پکارے جانے کے خدا کی طرف سے اطلاع دیا گیا ہوں کہ یہ تمام فیوض بلاواسطہ میرے پر نہیں ہیں بلکہ آسمان پر ایک پاک وجود ہے جس کا روحانی افاضہ میرے شامل حال ہے یعنے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس واسطہ کو ملحوظ رکھکر اور اس میں ہوکر اور اس کے نام محمدؐ اور احمد سے مسمّٰی ہوکر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں یعنے بھیجا گیا بھی اور خدا سے غیب کی خبریں پانے والا بھی اور اس طور سے خاتم النبیین کی مُہر محفوظ رہی کیونکہ میں نے انعکاسی اور ظلی طور پر محبت کے آئینہ کے ذریعہ سے وہی نام پایا - اگر کوئی شخص اس وحی الٰہی پر ناراض ہو کہ کیوں خدا تعالےٰ نے میرا نام نبی اور رسول رکھا ہے تو یہ اس کی حماقت ہے کیونکہ میرے نبی اور رسول ہونے سے خدا

✡ یہ ضرور یاد رکھو کہ اس امت کے لئے وعدہ ہے کہ وہ ہر ایک ایسے انعام پائے گی جو پہلے نبی اور صدیق پا چکے پس منجملہ ان انعامات کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں جن کے رو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے - لیکن قرآن شریف بجز نبی بلکہ رسول ہونے کے دوسروں پر علوم غیب کا دروازہ بند کرتا ہے جیسا کہ آیت لا یظہر علی غیبہ احداً الا من ارتضی من رسول سے ظاہر ہے پس مصفٰی غیب پانے کے لئے نبی ہونا ضروری ہوا اور آیت انعمت علیہم گواہی دیتی ہے کہ اس مصفٰی غیب سے یہ امت محروم نہیں اور مصفٰی غیب حسب منطوق آیت رسالت اور نبوت کو چاہتا ہے اور وہ طریق براہ راست بند ہے اس لئے ماننا پڑتا ہے کہ اس موہبت کیلئے محض بروز اور ظلیت اور فنافی الرسول کا دروازہ کھلا ہے - منہ

کی مہر نہیں ٹوٹتی* - یہ بات ظاہر ہے کہ جیسا میں اپنی نسبت کہتا ہوں کہ خدا نے مجھے رسول اور نبی کے نام سے پکارا ہے ایسا ہی میرے مخالف حضرت عیسیٰ ابن مریم کی نسبت کہتے ہیں کہ وہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد دوبارہ دنیا میں آئیں گے - اور چونکہ وہ نبی ہیں اس لئے ان کے آنے پر بھی وہی اعتراض ہوگا جو مجھ پر کیا جاتا ہے یعنے یہ کہ خاتم النبیین کی مہر ختمیت ٹوٹ جائے گی - مگر میں کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو درحقیقت خاتم النبیین تھے مجھے رسول اور نبی کے لفظ سے پکارے جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں اور نہ اس سے مہر ختمیت ٹوٹتی ہے کیونکہ میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت و آخرین منہم لما یلحقوا بہم بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیا ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے پس اس طور سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیا ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا - کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں صلے اللہ علیہ وسلم پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی کیونکہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت محمد تک ہی محدود رہی یعنے بہرحال محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہی نبی رہا نہ اور کوئی یعنے جبکہ میں بروزی طور پر - - - - - - - - - - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کونسا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعوے کیا - بھلا اگر مجھے قبول نہیں کرتے تو یوں سمجھ لو کہ تمہاری حدیثوں میں لکھا ہے کہ مہدی موعود خَلق اور خُلق میں ہمرنگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہوگا اور اسکا اسم

آنجناب کے اسم سے مطابق ہوگا یعنے اسکا نام بھی محمد اور احمد ہوگا اور اس کی اہلبیت میں سے ہوگا+ - اور بعض حدیثوں میں ہے کہ مجھ میں سے ہوگا - یہ عمیق اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ وہ روحانیت کے رو سے اسی نبی میں سے نکلا ہوا ہوگا اور اسی کی روح کا روپ ہوگا - اسپر نہایت قوی قرینہ یہ ہے کہ جن الفاظ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلق بیان کیا یہانتک کہ دونوں کے نام ایک کر دیئے ان الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس موعود کو اپنا بروز بیان فرمانا چاہتے ہیں جیسا کہ حضرت موسیٰ کا یشوعا بروز تھا اور بروز کے لئے یہ ضرور نہیں کہ بروزی انسان صاحب بروز کا بیٹا یا نواسہ ہو ہاں یہ ضرور ہے کہ روحانیت کے تعلقات کے لحاظ سے شخص مورد بروز صاحب بروز میں سے نکلا ہوا ہو اور ازل سے باہمی کشش اور باہمی تعلق درمیان ہو سو یہ خیال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان معرفت کے سراسر خلاف ہے کہ آپ اس بیان کو تو چھوڑ دیں جو اظہار مفہوم بروز کے لئے ضروری ہے اور یہ امر ظاہر کرنا شروع کر دیں کہ وہ میرا نواسہ ہوگا بھلا نواسہ ہونے سے بروز کو کیا تعلق اور اگر بروز کے لئے یہ تعلق ضروری تھا تو فقط نواسہ ہونے کی ایک ناقص نسبت کیوں اختیار کی گئی بیٹا ہونا چاہیے لیکن اللہ تعالےٰ نے اپنی کلام پاک میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی کے باپ ہونے کی نفی کی ہے لیکن بروز کی خبر دی ہے اگر بروز صحیح نہ ہوتا تو پھر آیت وآخرین منہم میں اس موعود کے رفیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کیوں ٹھہرتے اور

نفی بروز سے اس آیت کی تکذیب لازم آتی ہے - جسمانی خیال کے لوگوں نے کبھی اس موعود کو حسن کی اولاد بنایا اور کبھی حسین کی اور کبھی عباس کی لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا صرف یہ مقصود تھا کہ وہ فرزندوں کی طرح اس کا وارث ہوگا اس کے نام کا وارث اس کے خلق کا وارث اس کے علم کا وارث اسکی روحانیت کا وارث اور ہر ایک پہلو سے اپنے اندر اس کی تصویر دکھلائیگا اور وہ اپنی طرف سے نہیں بلکہ سب کچھ اس سے لے گا اور اس میں فنا ہو کر اس کے چہرہ کو دکھائے گا پس جیسا کہ ظلی طور پر اس کا نام لے گا اس کا خلق لے گا اس کا علم لے گا ایسا ہی اس کا نبی لقب بھی لے گا - کیونکہ بروزی تصویر پوری نہیں ہو سکتی جب تک کہ یہ تصویر ہر ایک پہلو سے اپنے اصل کے کمال اپنے اندر نہ رکھتی ہو پس چونکہ نبوت بھی نبی میں ایک کمال ہے اس لئے ضروری ہے کہ تصویر بروزی میں وہ کمال بھی نمودار ہو تمام نبی اس بات کو مانتے چلے آئے ہیں کہ وجود بروزی اپنی اصل کی پوری تصویر ہوتی ہے یہانتک کہ نام بھی ایک ہو جاتا ہے پس اس صورت میں ظاہر ہے کہ جس طرح بروزی طور پر محمد اور احمد نام رکھے جانے سے دو محمد اور دو احمد نہیں ہو گئے - اسی طرح بروزی طور پر نبی یا رسول کہنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ خاتم النبیین کی مہر ٹوٹ گئی کیونکہ وجود بروزی کوئی الگ وجود نہیں اس طرح پر تو محمد کے نام کی نبوت محمد صلے اللہ علیہ وسلم تک ہی محدود رہی تمام انبیاء علیہم السلام کا اسپر اتفاق ہے کہ بروز میں دوئی نہیں ہوتی کیونکہ بروز کا مقام اس مضمون کا مصداق ہوتا ہے کہ - من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی - تاکس نہ گوید بعد زین من دیگرم تو دیگری - لیکن اگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئے تو بغیر خاتم النبیین کی مہر توڑنے کے کیونکر دنیا میں آسکتے ہیں - غرض خاتم النبیین کا لفظ ایک الٰہی مہر ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر لگ گئی ہے اب ممکن نہیں کہ کبھی یہ مہر ٹوٹ جائے ہاں یہ ممکن ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ ایک دفعہ بلکہ ہزار دفعہ دنیا میں بروزی رنگ میں آجائیں اور بروزی رنگ میں اور کمالات کے ساتھ اپنی نبوت کا بھی اظہار کریں اور یہ بروز خدا کیطرف سے ایک قرار یافتہ عہد تھا جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وآخرین منہم لما یلحقوا بہم اور انبیا کو اپنے بروز پر غیرت نہیں ہوتی کیونکہ وہ انہی کی صورت اور

انہی کا نقش ہے لیکن دوسرے پر ضرور غیرت ہوتی ہے دیکھو حضرت موسیٰ نے معراج کی رات جب دیکھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکے مقام سے آگے نکل گئے تو کیونکر رو رو کر اپنی غیرت ظاہر کی تو پھر جس حالت میں خدا تو فرماوے کہ تیرے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا اور پھر اپنے فرمودہ کے برخلاف عیسیٰ کو بھیجدے تو پھر کس قدر یہ فعل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آزاری کا موجب ہوگا - غرض بروزی رنگ کی نبوت سے ختم نبوت میں فرق نہیں آتا اور نہ مہر ٹوٹتی ہے لیکن کسی دوسرے نبی کے آنے سے اسلام کی بیخ کنی ہو جاتی ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس میں سخت اہانت ہے کہ عظیم الشان کام دجال کشی کا عیسیٰ سے ہوا نہ آنحضرت سے اور آیت کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین نعوذ باللہ اس سے جھوٹی ٹھہرتی ہے اور اس آیت میں ایک پیشگوئی مخفی ہے اور وہ یہ کہ اب نبوت پر قیامت تک مہر لگ گئی ہے اور بجز بروزی وجود کے جو خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود ہے کسی میں یہ طاقت نہیں جو کھلے کھلے طور پر نبیوں کی طرح خدا سے کوئی علم غیب پاوے اور چونکہ وہ بروز محمدی جو قدیم سے موعود تھا وہ میں ہوں اسلئے بروزی رنگ کی نبوت مجھے عطا کی گئی - اور اس نبوت کے مقابل پر اب تمام دنیا بے دست و پا ہے کیونکہ نبوت پر مہر ہے - ایک بروز محمدی جمیع کمالات محمدیہ کے ساتھ آخری زمانہ کے لئے مقدر تھا سو وہ ظاہر ہو گیا اب بجز اس کھڑکی کے اور کوئی کھڑکی نبوت کے چشمہ سے پانی لینے کے لئے باقی نہیں - خلاصہ کلام یہ کہ بروزی طور کی نبوت اور رسالت سے ختمیت کی مہر نہیں ٹوٹتی اور حضرت عیسیٰ کے نزول کا خیال جو مستلزم تکذیب آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ہے وہ ختمیت کی مہر کو توڑتا ہے اور اس فضول اور خلاف عقیدہ کا تو قرآن شریف میں نشان نہیں اور کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ آیت ممدوحہ بالا کے صریح برخلاف ہے لیکن ایک بروزی نبی اور رسول کا آنا قرآن شریف سے ثابت ہو رہا ہے جیسا کہ آیت وآخرین منہم سے ظاہر ہے اس آیت میں ایک لطافت بیان یہ ہے کہ اس گروہ کا ذکر تو اس میں کیا گیا جو صحابہ میں سے ٹھہرائے گئے - لیکن اس جگہ اس مورد بروز کا بتصریح ذکر نہیں کیا یعنے مسیح موعود کا جس کے ذریعہ سے وہ لوگ صحابہ ٹھہرے اور صحابہ کیطرح زیر تربیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سمجھے گئے۔

* - یہ کیسی عمدہ بات ہے کہ اس طریق سے نہ تو خاتم النبیین کی پیشگوئی کی مہر ٹوٹی اور نہ امت کے کل افراد مفہوم نبوت سے جو آیت لایظہر علےٰ غیبہ کے مطابق ہے محروم رہے مگر حضرت عیسےٰ کو دوبارہ اتارنے سے جن کی نبوت اسلام سے چھ سو برس پہلے قرار پا چکی ہے اسلام کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا اور آیت خاتم النبیین کی صریح تکذیب لازم آتی ہے اس کے مقابل پر ہم صرف مخالفوں کی گالیاں سنیں گے سو گالیاں دیں وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون - منہ

+ یہ بات میرے اجداد کی تاریخ سے ثابت ہے کہ ایک دادی ہماری شریف خاندان سادات سے اور بنی فاطمہ میں سے تھی اس کی تصدیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی کی اور خواب میں مجھے فرمایا کہ سلمان منا اہل البیت علی مشرب الحسن میرا نام سلمان رکھا یعنی دو سلم اور سلم عربی میں صلح کو کہتے ہیں یعنی مقدر ہے کہ دو صلح میرے ہاتھ پر ہوں گی ایک اندرونی کہ جو اندرونی بغض اور شحنا کو دور کرے گی دوسری بیرونی کہ جو بیرونی عداوت کے وجوہ کو پامال کر کے اور اسلام کی عظمت دکھا کر غیر مذہب والوں کو اسلام کی طرف جھکا دیگی - معلوم ہوتا ہے کہ حدیث میں جو سلمان آیا ہے اس سے بھی میں ہی مراد ہوں ورنہ اس سلمان پر دو صلح کی پیشگوئی صادق نہیں آتی اور میں خدا سے وحی پا کر کہتا ہوں کہ میں بنی فارس میں سے ہوں اور بموجب اس حدیث کے جو کنز العمال میں درج ہے بنی فارس بھی بنی اسرائیل اور اہلبیت میں سے ہیں اور حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں چنانچہ یہ کشف براہین احمدیہ میں موجود ہے۔ منہ

اس ترکیب سے یہ اشارہ مطلوب ہے کہ مورد بروز حکم نفی وجود کا رکھتا ہے اس لئے اس کی بروزی نبوت اور رسالت سے مہر ختمیت نہیں ٹوٹتی پس آیت میں اس کو ایک وجود منفی کی طرح رہنے دیا اور اسکی عوض میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پیش کر دیا ہے اور اسی طرح آیت انا اعطینا لک الکوثر میں ایک بروزی وجود کا وعدہ دیا گیا جس کے زمانہ میں کوثر ظہور میں آئیگا یعنے دینی برکات کے چشمے بہ نکلیں گے اور بکثرت دنیا میں سچے اہل اسلام ہو جائیں گے۔ اس آیت میں بھی ظاہری اولاد کی ضرورت کو نظر تحقیر سے دیکھا اور بروزی اولاد کی پیشگوئی کی گئی۔ اور گو خدا نے مجھے یہ شرف بخشا ہے کہ میں اسرائیلی بھی ہوں اور فاطمی بھی اور دونوں خونوں سے حصہ رکھتا ہوں لیکن میں روحانیت کی نسبت کو مقدم رکھتا ہوں جو بروزی نسبت ہے۔ اب اس تمام تحریر سے مطلب میرا یہ ہے کہ جاہل مخالف میری نسبت الزام لگاتے ہیں کہ یہ شخص نبی یا رسول ہونے کا دعوے کرتا ہے۔ مجھے ایسا کوئی دعویٰ نہیں۔ میں اوس طور سے جو وہ خیال کرتے ہیں نہ نبی ہوں نہ رسول ہوں۔ ہاں میں اوس طور سے نبی اور رسول ہوں جس طور سے ابھی میں نے بیان کیا ہے۔ پس جو شخص میرے پر شرارت سے یہ الزام لگاتا ہے جو دعوے نبوت اور رسالت کا کرتے ہیں وہ جھوٹا اور ناپاک خیال ہے۔ مجھے بروزی صورت نے نبی اور رسول بنایا ہے اور اسی بناپر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا مگر بروزی صورت میں۔ میرا نفس درمیان نہیں ہے بلکہ محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم ہے اسی لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا۔ پس نبوت اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی محمدؐ کی چیز محمدؐ کے پاس ہی رہی علیہ الصلوٰۃ والسلام ....

....

میں امید کرتا ہوں کہ یہ مضمون آپکے وہم کا ازالہ کر دے گا۔ آیت الیوم اکملت لکم دینکم پر جناب نے توجہ نہیں فرمائی۔ یہ آیت بجائے خود حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کی دلیل ہے۔ اسواسطے کہ تکمیل دو قسم کی تھی ایک تکمیل ہدایت۔ دوسرم تکمیل تبلیغ ہدایت۔ پس تکمیل ہدایت و شریعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ہو چکی آپ کے بعد اگر کوئی شخص جدید ہدایت و شریعت کا مدعی ہے تو وہ کذاب اور دجال ہے۔ ہاں تکمیل تبلیغ ہدایت کے لئے اللہ تعالےٰ نے مسیح موعود کے زمانہ کو مخصوص کیا ہوا تھا جیسا کہ آیت هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق لیظهره علی الدین کله کے متعلق تمام مفسرین بالاتفاق کہتے ہیں کہ یہ مسیح موعود کے زمانہ میں ہوگا۔ اور اسوقت اشاعت کی تکمیل کی جو صورتیں موجود ہیں۔ اس سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ ایسی سہولتیں اور آرام میسر ہیں کہ جن کی نظیر نہیں۔ پریس کا اجرا۔ اخبار ون۔ تاروں ڈاکخانوں اور دوسرے بے شمار ایجادات نے کل دنیا کو ایک شہر کے حکم میں کر دیا ہے اور تمام مذاہب دنیا کے میدان میں نکل آئے ہیں یہانتک کہ مخفی در مخفی سوسائٹیوں کے اصول اور معتقدات بھی طشت از بام ہو چکے۔ اب اس دنگل مذاہب میں اسلام کے اظہار کی ضرورت ہے کیونکہ اگر آج اسلام کو غالب کر کے نہ دکھایا جاوے تو آیت مذکور کا مفہوم باطل ٹھیر جائیگا پس ماننا پڑے گا کہ یہی وہ وقت مسیح موعود کا ہے اور جو شخص یہ کام کر رہا ہے اور اسکے ساتھ تائیدات الٰہیہ بھی ہیں اور وہ اپنے دعوے کے زبردست ثبوت ساتھ رکھتا ہے وہ قابل تسلیم ہے۔ اور اسکا انکار اللہ تعالےٰ کے ایک مامور و مرسل کا انکار ہے۔ یہ آیت اس امر کی بھی تصریح کرتی ہے کہ مسیح موعود کو رسول کہا گیا ہے۔ پس جناب اگر آیت اکملت لکم دینکم کی حقیقت اور فلسفہ پر غور فرماوینگے تو اور بھی حضرت اقدس کی صداقت کی طرف آئیں گے۔

آخر میں آپ نے مقبرہ بہشتی کے متعلق کچھ رقم فرمایا ہے۔ جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ مقبرہ بہشتی میں دفن ہو جانا ہی نجات کے لئے کافی ہے اور اعمال کی حاجت نہیں وہ سخت غلطی کرتا اور نادان ہے جناب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہ یہ منشاء اور نہ مقصد ہاں یہ یقینی امر ہے کہ مقبرہ بہشتی میں اسے ہی جگہ ملے گی جو اللہ تعالےٰ کے نزدیک مغفور اور مرحوم ہے اور جو شرائط جناب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مقبرہ میں داخل ہونے والوں کے متعلق تحریر فرمائی ہیں وہ بجائے خود جمیع اعمال صالحہ پر حاوی ہیں۔ اگر آپ ان ہدایات کو پڑھ لیں تو ...... آپ کو غالباً اعتراض کی ہرگز گنجایش نہ رہیگی اسلئے وہ ہدایات الگ پیکٹ کے ذریعہ آپکو بھیجی جاتی ہیں پڑھنے کے بعد آپ کو کوئی اعتراض ہو تو بے شک لکھیں اسپر توجہ کیجاوے گی۔

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مقبرہ بہشتی کا اعلان اور قیام ہی بجائے خود حضرت مسیح موعود کی سچائی کی ایک زبردست دلیل ہے اس سے آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ شخص اعلائے کلمۃ اللہ اور نصرت دین قویم کا کیا جوش اپنے اندر رکھتا ہے جو مرنے سے پہلے اسلام کی اشاعت کا ایک مستقل سلسلہ جاری کرنے کی سعی کرتا ہے کیا یہ تڑپ کسی ایسے قلب میں ہو سکتی ہے جسکو اللہ تعالےٰ نے اس خاص کام کے لئے مخصوص اور مظہر نہ کیا ہو؟

میں فی الحال اس خط کو بند کرتا ہوں۔ آیندہ آپ جو کچھ لکھیں گے اسپر اگر ضرورت پڑی تو اور تصریح کر دی جاوے گی لیکن میں ایک اور امر بھی آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں جو بہت ہی آسان اور صاف ہے۔ اور وہ یہہ ہے کہ آپ خالی الذہن ہو کر حضرت احدیت میں جناب مرزا صاحب کی متعلق دعا کریں کہ اے اللہ مرزا غلام احمد قادیانی دعوے کرتا ہے کہ میں اللہ تعالےٰ کا مرسل اور اس صدی کا مجدد اور مسیح موعود اور مہدی ہوں۔ اگر یہ شخص فی الحقیقت تیری طرف سے ہے اور زمانہ میں تیرے وعدے کے موافق آیا ہے تو مجھ پر اسکی صداقت کی حقیقت کھولدے میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر آپ تہجد اور دوسری نمازوں میں التزاماً یہ دعا کرتے رہیں گے تو اللہ تعالےٰ امر حق آپ پر کھولدے گا۔

والسلام

مختصر نوٹ

علمو ںکا پھل ہے جالندہر کے آریہ اخبار پرچارک کی تازہ اشاعت میں ایک طویل اور پر جوش آرٹیکل گورو کل آریوں کی تعلیمی انسٹیٹیوشن کی حمایت میں لکھا گیا ہے اس میں معمولی زوردار الفاظ کے ضمن میں مہاتما پارٹی کے لیڈر لالہ منشی رام صاحب کی مہمانی میں ہی چند سطریں لکھی ہیں جنکو پڑھ کر مجھے تعجب ہی ہوا وہ یہ ہیں۔

”منشی رام کے بھروسہ پر مت رہو اپنے اور پیہ پرد کرو منشی رام سے جتنا کام ہو سکتا تھا اسلئے اس اونک کر کے پرماتما کے نیم کو توڑا اور اس کا پھل بھوگ رہا ہے..... شاریرک نیموں کی آپ کے گردکل کی خاطر پردا نکر کے اپنے شاریرک کشٹ بھی خرید لیا وہ تمہارے ہاتھوں بک چکا ہے ...... لیکن خطرہ یہ ہے کہ اسوقت اس کے شریر کو زیادہ کشٹ دیکر کہیں تم ہمیشہ کے لئے اس کو کھو نہ بیٹھو“

لالہ منشی رام صاحب کچھہ عرصہ سے بیمار ہیں اسکی وجہ کثرت کار ہو یا ہجوم تفکرات مگر تعجب ہے جب کہ لالہ منشی رام صاحب اس جنم میں اپنے عمل سابقہ کا پھل بھوگ رہے ہیں تو انکی بیماری پر افسوس کیوں اور ان کی موت پر جو سب کو آنی یقینی ہے ایسا خوف کیوں ہے؟

آریہ پترو! اپنے مذہبی عقاید کو لکھتے وقت مد نظر رکھا کرو جبکہ کرموں کی گتی اٹل ہے اور کئے کا بدلا بدی ہے پھر لالہ منشی رام صاحب کو جو کچھ بھی بھگتنا پڑتا ہے خواہ مختلف قسم کی الزامات کیصورت میں یا بیماریوں اور تفکرات کے رنگ میں یہ سب جنم کے پہلے اعمال کا نتیجہ ہے انہیں بھگتنے دو۔ اور تم دیکھو کہ جزاء الافعال کا فلسفہ کیا سبق دیتا ہے۔

پولیٹیکل لٹریچر اگر الحکم ایک خالص مذہبی پرچہ ہے اور اس میں پولیٹیکل امور پر بحث کرنا ایڈیٹر کا مقصد نہیں ٹھیرایا گیا۔ تاہم مذہبی نکتہ خیال سے اس امر کا ظاہر کرنا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ کانگریسی اور اکثر ہندو اخبارات کا جنہیں زیادہ خیال سے آریہ اخبارات کہنا چاہیے) پولیٹیکل لٹریچر یوماً فیوماً خطرناک رنگ اختیار کرتا جا رہا ہے۔ اور ہر نیا دن اور انکی نئی اشاعت ایک جدید جوش اور شوریدہ سری کا نظارہ دکھاتا ہے۔ میں اس امر سے انکار نہیں کرتا کہ جائز طور پر مودبانہ طریق سے اپنی عرضداشتوں اور حوائج کو گورنمنٹ کے سامنے پیش کرنا کبھی نامناسب نہیں سمجھا گیا لیکن بے جا جوش دکھا کر اپنی وفاداری اور فرمانبرداری کو داغ لگانا سخت خطرناک امر ہے۔ میں عرصہ سے دیکھہ رہا ہوں کہ اخبارات میں بڑے پر جوش آرٹیکل نکل رہے ہیں جو ملک میں بدامنی پھیلانے کیلئے کافی مصالحہ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ ۱۸۵۷ء کی واقعات کو دوہرایا جاتا ہے اور بعض دوسرے بیہودہ اور حماقت کے امور کو پیش کیا جاتا ہے اور وہ بہوڑا جو بنگال میں پکتا رہا ہے وہ ناسور بن کر پنجاب میں بھی نکلا ہے جس سے مجھے اندیشہ ہے کہ ملک اور قوم کے بے گناہ افراد کو گزند پہونچے۔ اسلئے میں نہایت عاجزی سے اپنے معاصرین کو متوجہ کرتا ہوں کہ وہ اپنی رفتار کا اندازہ کریں اور بے وقوفوں کو بھڑکا کر تماشا نہ دیکھیں۔ گورنمنٹ انگلشیہ کی برکات اور احسانات کا خود مطالعہ کریں اور ملک میں بدظنی کی بجائے وفاداری اور احسان پروری کی روح پیدا کریں۔ پھر وہ خود دیکھہ لیں گے کہ انہوں نے اپنی شکایات کا اندازہ غلط کیا تھا۔ گورنمنٹ آخر گورنمنٹ ہے وہ تمہارے دباؤ سے دب نہیں سکتی۔ اسکی خاموشی اور بردباری سے فائدہ اٹھاؤ بہتر ہے جوش کو دباؤ۔ اور ادب کے طریقے اختیار کرو۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا واجب الاحترام امام ایسی تحریکوں کو جو پولیٹیکل رنگ میں ہو رہی ہیں ہمیشہ سے نفرت کی نظر سے دیکھتا ہے اسلئے کوئی احمدی ان تحریکوں سے ہمدردی نہیں کر سکتا اور نہ اسکی ضرورت ہے سلسلہ عالیہ احمدیہ کا واجب الاحترام پیشوا دنیا کی روحانی اور اخلاقی اصلاح کا اہم فرض لیکر آیا ہے وہ ساری آسایشوں اور راحتوں کا اصل الاصول خدا پرستی اور خدا ترسی کو قرار دیتا ہے۔ مادی ترقیوں کو اصل مقصد سے دور لیجانے والی چیز سمجھتا ہے اسلئے جو امر ہماری نظر میں نوع انسان کے لئے مفید ہے اسے ہم پیش کئے دیتے ہیں۔ یہہ تمہارا اختیار ہے ہمیں بزدل کہو یا خوشامدی!

عفاک اللہ نکو گفتی؟ امرتسر اخبار مفید عام میں کسی احسان فاروقی تھانوی“ نے ایڈیٹر صاحب الحکم کی ژاژخائی کو عنوان سے ایک مضمون مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی موت پر لکھہ کر گڑے مردے اکھاڑنے کی کوشش کی ہے + جو گویا ۲۴ - اگست ۱۹۰۵ء کے الحکم کے کسی نوٹ کا جواب ہے میں اس نوٹ کا خود کوئی جواب لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ بے لاگ ایڈیٹر